صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعہ مورخہ 13 ستمبر 2013ء بمطابق 6 ذیقعدہ 1434 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

أَفَحَسِبۡتُمۡ أَنَّمَا خَلَقۡنَٰكُمۡ عَبَثٗا وَأَنَّكُمۡ إِلَيۡنَا لَا تُرۡجَعُونَo فَتَعَٰلَى ٱللَّهُ ٱلۡمَلِكُ ٱلۡحَقُّۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلۡعَرۡشِ ٱلۡكَرِيمِo وَمَن يَدۡعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ لَا بُرۡهَٰنَ لَهُۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦٓۚ إِنَّهُۥ لَا يُفۡلِحُ ٱلۡكَٰفِرُونَo وَقُل رَّبِّ ٱغۡفِرۡ وَٱرۡحَمۡ وَأَنتَ خَيۡرُ ٱلرَّٰحِمِينَ۔

(ترجمہ): کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے ؟۔ تو خدا جو سچا بادشاہ ہے (اس کی شان) اس سے اونچی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عرش بزرگ کا مالک ہے۔ اور جو شخص خدا کے ساتھ اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب خدا ہی کے ہاں ہوگا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے۔ اور خدا سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے

جناب سپیکر: میں نے تلاوت سے پہلے بھی یہ ایک ریکویسٹ کی تھی اور اب بھی میری ریکویسٹ یہ ہے کہ آج بہت زیادہ ہمارے پاس ایجنڈا ہے اور خاص کر کوئسچنز بہت زیادہ آئے ہوئے ہیں تو میری تمام معزز اراکین سے یہ درخواست ہو گی کہ جو کوئسچنز آتے ہیں اور جو قواعد وضوابط ہیں، اسکا خیال رکھا جائے اور اس کے Relatedاگر کوئی کوئسچن بنتا ہے تو بیشک آپ کریں لیکن کوشش کرینگے کہ ہم یہ اپنا ایجنڈا بھی پورا کریں اور کوئسچنز کافی زیادہ ہیں تو جس کا کوئسچن ہے، اس تک ہم اپنے آپ کو محدود رکھیں، مہربانی ہو گی۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Speaker: ‘Questions` Hour’: Question / Answer, related to Auqaf, Hajj, Religious Affairs, Minorities Affairs, Environment, Revenue, Industries, Commerce, Technical Education and Excise and Taxation Departments, are replied that

اچھا، سوال نمبر256، جناب قیموس خان صاحب۔

* 256 _ جناب قیموس خان: کیاوزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائینگے کہ:

(الف) محکمہ کی زیر نگرانی خوازہ خیلہ ضلع سوات میں درختوں کیلئے 1تا9کمپارٹمنٹس موجود ہیں؛

(ب) مذکورہ کمپارٹمنٹس میں ماضی میں کوئی لوکل کوٹہ سے پرمٹس جاری کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر(الف)و(ب)کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) مذکورہ کمپارٹمنٹس میں عرصہ پندرہ سال سے سرے سے کوئی درخت ہی موجود نہیں تو پھر یہ پرمٹس کیسے جاری کئے گئے؛

(2)مذکورہ پرمٹس کونسے جنگل کے کمپارٹمنٹس کے نام پر جاری کئے گئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

الحاج ابرار حسین(وزیر ماحولیات) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات نے پڑھا): (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) مذکورہ جنگل یعنی کمپارٹمنٹس نمبر1تا9میں سے سال 12-2011 میں سولہ عدد پرمٹس جاری کئے گئے ہیں۔

(ج) (1) یہ غلط ہے کہ شانگلہ (شاپین، ٹوپسین) کمپارٹمنٹس نمبر1تا9میں درختان موجود نہیں ہیں۔

(2) مذکورہ سولہ عدد درختان کے پرمٹ شانگلہ کمپارٹمنٹ نمبر1، 2، 3، 6اور 7میں سے دیئے گئے ہیں۔

جناب قیموس خان: جناب سپیکر! سوال نمبر256 د دې سوال جوابونه راکړی شوی دی جناب سپیکر، که ستاسو اجازت وی، زه ستاسو د دې هاؤس وخت د بچ کولو د پاره دا درې سوالونه ټول د فارسټ محکمې متعلق دی او د دې ټولو زما سره ثبوتونه دی چې د دې جوابونه هم غلط دی او په دیکښې ډیر غټ فراډ دے دا درې واړه سوالونه تفصیلی چې دے، 256 او257 او258 دا د متعلقه کمیټۍ ته ولیږلی شی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 257 _ جناب قیموس خان: کیاوزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) بمقام ملم جبہ ضلع سوات کمپارٹمنٹ نمبر13 اور12 میں محکمہ جنگلات نے شجر کاری کی ہے جسکی دیکھ بھال کیلئے واچ مین بھی بھرتی کئے گئے ہیں;

(ب) اگر(الف) کاجواب اثبات میں ہو تو:

(1) مذکورہ شجر کاری کتنے ایکڑ رقبہ پر کی گئی ہے اوراس کے دیکھ بھال کیلئے کتنے واچ مین بھرتی کئے گئے ہیں;

(2) مذکورہ رقبہ کامعاہدہ اور بھرتی شدہ واچ مینوں کی مکمل تفصیل بمعہ شناختی کارڈ فراہم کی جائے;

(3) اگر مذکورہ واچ مینوں کی کارکردگی تسلی بخش نہ ہو تو محکمہ اس ضمن میں انکوائری مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

الحاج ابرار حسین(وزیر ماحولیات) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات نے پڑھا): (الف) بمقام ملم جبہ سوات میں سال 11-2010 میں محکمہ جنگلات نے 'پروٹیکٹڈ' فارسٹ کمپارٹمنٹ نمبر13 میں شجر کاری کی ہے جس کی دیکھ بھال کیلئے کوئی چوکیدار بھرتی نہیں کیا گیا تھا، البتہ -/300 روپے یومیہ مزدوری کے حساب سے عارضی طور پر مسٹر ول پر ایک چوکیدار رکھا گیا تھا۔

(ب) (1) مذکورہ شجر کاری 'پروٹیکٹڈ' فارسٹ میں 100 ایکڑ رقبہ پر کی گئی ہے جس کی دیکھ بھال کیلئے مسٹر ول پر عارضی طور پر ایک چوکیدار -/300 روپے یومیہ مزدوری کے حساب سے رکھا گیا تھا۔

(2) مذکورہ شجر کاری چونکہ 'پروٹیکٹڈ' فارسٹ پر کی گئی ہے اس لئے کسی کے ساتھ معاہدے کی ضرورت نہیں تھی، البتہ مذکورہ شجر کاری کی دیکھ بھال کیلئے مسمی محمد نواب ولد عبداللہ سکنہ سیرئی (ملم جبہ)

کو-/300 روپے یومیہ مزدوری کے حساب سے عارضی طور پر مسٹر ول پر رکھا گیا تھا جس کا شناختی کارڈ نمبر 3-15602-0365925 ہے۔

(3) چونکہ مذکورہ چوکیدار کی کارکردگی تسلی بخش تھی اس لئے یومیہ مزدوری کے حساب سے چوکیدار کو ادائیگی کی گئی ہے اس لئے کسی انکوائری کی ضرورت نہیں ہے۔

* 258 _ جناب قیموس خان: کیاوزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) خوازہ خیلہ ضلع سوات میں فارسٹ ڈویلپمنٹ فنڈ کی ایک نرسری موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ نرسری کب اور کتنے رقبے پر لگائی گئی ہے، نیز اس میں پودوں کی تعداد کتنی ہے اوران پر کتنا خرچ آیا ہے، آیا یہ پودے اب قابل کاشت ہیں کہ نہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

الحاج ابرار حسین (وزیر ماحولیات) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات نے پڑھا):: (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ خوازہ خیلہ میں فارسٹ ڈویلپمنٹ فنڈ کی ایک نرسری موجود ہے۔

(ب) مذکورہ نرسری سال 10-2009 میں ایک ایکڑ رقبے پر لگائی گئی تھی جس میں مختلف اقسام کے پودوں کی تعداد تقریباً 450,000 ہے جس پر اب تک 18,00,000 روپے خرچ ہوئے ہیں اور اس میں قابل کاشت پودوں کی تعداد 1,53,000 ہے۔

جناب سپیکر: نہیں اگر، کون ہے Concerned Minister اسکا، کون اس کو Reply کرے گا؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): جناب سپیکر صاحب! میں جواب دونگی

جناب سپیکر: جی بسم اللہ، انیسہ زیب میڈم۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: تھینک یو، جناب سپیکر۔ یہ معزز ہمارے رکن جو ہیں، وہ مطمئن نہیں ہیں جواب سے، تو حقیقت بتاؤں تو میں خود بھی مطمئن نہیں ہوں، اس کے متعلق میں نے خود جرح کی ہے آپ کے Behalf پر ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ، بنیادی طور پر یہ سوال بہت Simple ہے جو آپ نے جس طرح سوال کیا لیکن شاید یہ ڈیپارٹمنٹ کے جواب صحیح طریقے سے سمجھ نہیں پائے۔ آپ کی بات بالکل صحیح ہے، ستاسو خبره بالکل ٹھیک ده چې کوم ځائے تاسو یادوئ خوازه خیله کښې هغه چې کوم کمپارټمنټس دوئ یادولو، هلته ځنګلات نشته، اوس نوے ئے

هغه Grow کړے دے ، هغه دومره Exploitable نه دےAt this stage خو دا چې کوم پرمټس ورکړی شوی دی، دا ټوپسین او شالپین چې کوم ځنګلات دی شانګله کښې، هغې د پاره دا شپاړس پرمټس ئے ایشو کړی دی، دا څنګه چې دا سوات یو Protected Forests دی، تاسو خبر یئ او دا شے نارمل کیږی، کله مینګوره نه چې یو کس وی، هغه ته ډیپارټمنټ دا ورکړی، تومیرا مقصد صرف یہ ہے کہ یہ جو آپ دیکھ رہے ہیں ایک سے نو کمپارٹمنٹس، یہ خوازہ خیلہ کے حوالے سے نہیں ہیں، یہ کمپارٹمنٹس ہیں شانگلہ کے جو جنگلات ہیں، اس کے ایک سے نو ہیں اور یہ سولہ بندے جس کی آپ نے لسٹ دی ہے، معزز ممبر کو میں یہ بتاؤں، یہ بالکل آپ کی بات صحیح ہے کہ جہاں آپ کہہ رہے ہیں، خوازہ خیلہ میں جنگل نہیں ہے-----

جناب سپیکر: قیموس خان بات کریں گے، چونکہ Concerned ہے تو-----

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: لیکن ان کو جو یہ پرمٹس ملے ہیں، ان لوگوں کو یہ شانگلہ کے جنگلات سے، ان کمپارٹمنٹس سے ملے ہیں۔ اگر آپ کو پھر بھی اس میں کوئی اور تصیح چاہیئے تو میں بالکل حاضر ہوں اور محکمہ بھی حاضر ہے۔

جناب سپیکر: قیموس خان صاحب۔

جناب قیموس خان: جناب سپیکر! انیسه زیب زمونږه خورده جی د سن 85ء نه مونږه یو ځائے اسمبلئ کښې پاتې شوی وو خو دې چې کوم جواب ورکړو زما په خیال دې ته هم علم نشته۔ دا کوم کمپارټونه چې ئے ورکړی دی، دا زمونږ خپله علاقه ده، زمونږ دوتر دے ، زمونږ حصه ده، دا کومې دوئ چې وائی نو د شانګلې نه په غلا باندې سلیپر راوړی او زمونږ په دې کمپارټونو باندې ورکوی زمونږ په دې کمپارټونو کښې په یوځائے کښې هم ونه نشته، د پنځلس شپاړس کالو نه دا سې پراته دی لکه دا ځائے چې دے جی۔په هغه نوم باندې دوئ دا پرمټې ورکړې دی، حالانکه دا د غلا نه سلیپر د شانګلې د ډسټرکټ نه راځی، دا دوئ چې وائی نو دا زمونږ د خوازه خیلې حصه ده جی، دا ایک نه واخله تر نو پورې، د ایک نه تر نو پورې دا کمپارټونه دا زمونږ د خوازه خیلې زمونږ دوتر دے ، مونږ چې ورته دوتر وایو تاسو به ورته څه وایئ؟ دا زمونږ چې دے نو په دې علاقه کښې دے خو

په دیکښې دا ونې ختمې شوې دی د ډیرو کالونه په دې ځائے کښې ونه نشته خو د شانګلې د ډسټرکټ نه په غلا چې کومې دغه راوړی نو دلته ورله دوئ پرمټې چې کوم دی نو په دې نومونو باندې ورکوی، په دې کمپارټونو. دغه شان دا نور سوالونه هم دغه شان دی، ټول چې کوم دی مبهم دی جی، پکار دا دی چې دا درې واړه مسلسل سوالونه چې دی، دا ما چې تاسو ته د دې ترتیب اووئیلو، دا د کمیټئ ته حواله شی.

جناب شاہ حسین: سپیکر صاحب! زه یو خبره کوم.

جناب سپیکر: چونکہ ہمارا معزز رکن جس نے وہ کیا ہے، وہ مطمئن نہیں ہے اور Definitely اگر یہ مطمئن نہیں ہے تو یا تو آپ اس کو Privately مطمئن کریں، انکے ساتھ بیٹھیں یا جو اس کی ڈیمانڈ ہے، اس کے مطابق اس کو کمیٹی میں ڈالیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: جناب سپیکر! مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر آپ چاہتے ہیں فاضل رکن اسمبلی کی تسلی کیلئے کمیٹی میں اس پر بحث آجائے، جہاں پر محکمہ بھی آجائے، چونکہ ایک تو ابھی Committees form نہیں ہیں، اگر آپ اس کو بھیجیں گے بھی تو ان کو انتظار کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر: وہ ہو جائیں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: میں تو انکو کہتی ہوں، آج ہی اگر یہ کہتے ہیں تو ابھی انکے ساتھ ہم بیٹھ جاتے ہیں اور آکے اس مسئلے کا ان کی تسلی کے مطابق اس کو حل کرتے ہیں، بجائے کمیٹی میں بھیجنے کے۔

جناب سپیکر: قیموس خان! کیا آپ ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں یا کمیٹی میں ڈال دیں جی؟

جناب قیموس خان: کمیټئ ته د لاړ شی.

جناب سپیکر: Okay یہ بس کمیٹی میں چلا گیا۔ یہ ہاؤس نے، ہاؤس کا یہ جو ہے نا، ان کی ڈیمانڈ ہے اور اس کو مطلب کمیٹی میں، تو آپ سے منظوری لینی ہے، سب سے۔ ٹھیک ہے جی؟

It is the desire of the House that Questions No. 256, 257, 258, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Questions are referred to the concerned Committee.

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: وہ تو بس کمیٹی میں چلا گیا Concerned وہ،اور میرے خیال میں ہمارے پاس کافی کام ہے-----

جناب شاہ حسین خان: جی زہ یو عرض کوم۔

جناب سپیکر: جی جی، چلو بسم اللہ۔

جناب شاہ حسین خان: دا سې ده جی چې محترمه انیسه زیب طاهرخیلی خو ډیره تجربه کاره سیاستدانه ده خو زه نه پوهیږم چې منسټر صاحب نه دے راغلے او دوئ دی پارلیمانی سیکرټری، نو د دوئ نوټیفیکشن په دې سلسله کښې شوے دے چې د فارسټ یا د انوائرونمنټ انچارج به بیا دوئ وی؟ دا خو هم لکه غیرقانونی غوندې خبره ده ځکه نوټیفیکشن خو لا نه دے شوے جی۔

جناب سپیکر: گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر! یقیناً جب وہ جواب دے رہی ہیں تو نوٹیفیکشن اس سلسلے میں یقیناًان کو موصول ہو چکا ہو گا۔

(قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: جناب سپیکر!

جناب شاہ حسین خان: سپیکر سر! که د دوئ نوټیفیکشن شوے وی نو بیا خو ټهیک ده دا نوټیفیکشن خو ضرورشوے دے چې دابه پارلیمانی سیکرټری وی خو دا نوټیفیکشن نه دے شوے چې دوئ ته دا محکمه حواله ده۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب سپیکر!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، یوسف ایوب صاحب! Explain کردیں اس کو جی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: عرض ایسا ہے جی، نوٹیفیکشن کا تو مجھے نہیں پتہ، ہو گیا ہے یا نہیں ہو گیا؟ لیکن یہ ٹریژری بنچز کی طرف سے چاہے کوئی وزیر ہو یا ہمارے کوئی آنریبل ایم پی اے ہو، لیڈی ایم پی اے ہو، یہ Collective responsibility ہے۔

(قطع کلامیاں)

جناب قیموس خان: جناب سپیکر!

وزیر مواصلات و تعمیرات: قیموس خان! میری عرض سنیں، دیکھیں میری عرض سن لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ۔ دیکھیں جی، ایک منٹ۔۔۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: قیموس خان نے ایک چیز پوائنٹ آؤٹ کی ہے اور ہماری انیسہ بی بی جو ہیں، بڑی سینیئر پارلیمنٹیرین ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کمیٹی میں چلا گیا ہے، مطلب بہرحال کمیٹی میں وہ جائے گا نا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: اسی طریقے سے ہاؤس کمیٹی میں چلا گیا تو ابھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ Already کمیٹی میں چلا گیا ہے میرے خیال میں، میں آپ سے۔۔۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: میری عرض سنیں جی۔ جناب سپیکر صاحب، جیسے آپ نے پہلے فرمایا تھا کہ اس اسمبلی کا ایک ڈیکورم، اور ایک پروسیڈنگز ہے، اب بھائی چارے کے مزاج میں، ایک ایک ایم پی اے کا اپنے حلقے کا فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کا مسئلہ ہے اور ٹریژری بنچز ہاؤس کمیٹی میں، (قطع کلامیاں) اگر اس کو آپ ایک مذاق بنانا چاہتے ہیں تو اس کا تو میں کچھ کہہ نہیں سکتا لیکن Smooth sailing تو یہی طریقہ کار ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: میں ایک منٹ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: جناب سپیکر سر۔

جناب سپیکر: شاہ حسین خان ایک منٹ کمیٹی، دیکھیں جی وہ کریں جی جو ایجنڈے پر چل رہا ہے آپ مہربانی کریں۔ ایک کمیٹی میں چلا گیا، آگے جاتے ہیں Next کی طرف، میں (قطع کلامیاں) دیکھیں

جی وہ کمیٹی میں چلا گیا کوئسچن، اس کا جواب اس کو مل گیا، اس کا جواب اس کو مل گیا، میں ابھی آگے چلتا ہوں۔ جناب مظفر سید صاحب، سوال نمبر 303۔

جناب مظفر سید: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ کوئسچن نمبر 303۔

جناب سپیکر: جی۔

* 303 _ جناب مظفر سید: کیاوزیر صنعت وفنی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) پشاور میں کوہاٹ روڈ پر گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی موجود ہے جس میں اساتذہ اور دوسرے ملازمین کیلئے رہائشی کالونی بھی موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالونی میں رہائشی گھر اساتذہ اور دوسرے ملازمین کو باقاعدہ رولز کے مطابق الاٹ کئے جاتے ہیں اور ان کی تنخواہوں سے ماہانہ بنیاد پر پانچ فیصد رقم کی تزین وآرائش، تعمیر ومرمت کے نام پر کٹوتی کی جاتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ کالونی کی مکانات کی تزین وآرائش، تعمیر ومرمت کس محکمہ کے ذمہ ہے، مذکورہ کالونی میں کل کتنے رہائشی مکانات ہیں، آیا مذکورہ کالونی کی عرصہ دس سال سے مرمت کی گئی ہے تو اس پر اخراجات کی تاریخ وائز اور ہر گھر کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) گزشتہ دس سالوں سے مذکورہ کالونی کی مرمت نہ کرنے کی وجوہات بتائی جائیں، نیز اگر ملازمین سے Maintenance کی مد میں کٹوتی کی گئی ہے تو ان کے گھروں کی وائٹ واش اور دوسری ضروری مرمت کیوں نہیں کی جاتی ہے؛

(iii) آیا حکومت مذکورہ کالونی میں رہائشی مکانات کی ضروری مرمت کرنے کا کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

جناب بخت بیدار (وزیر صنعت وحرفت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ پشاور میں کوہاٹ روڈ پر گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کے اساتذہ اور دوسرے ملازمین کیلئے رہائشی کالونی موجود ہے جس میں کالج ہذا کے اساتذہ اور ملازمین کے علاوہ دیگر حکومتی اداروں، جیسے ڈائریکٹریٹ جنرل فنی تعلیم، سول سیکرٹریٹ، فنی تعلیمی بورڈ اور دوسرے کالجز کے ملازمین بھی رہائش پذیر ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ قانون کے مطابق تنخواہوں سے ماہانہ پانچ فیصد ہاؤس رینٹ کی مد میں کٹوتی ہوتی ہے۔

(ج) مذکورہ کالونی کی مرمت محکمہ ورکس اینڈ سروسز کی ذمہ داری ہے لیکن گزشتہ کئی سالوں سے کوئی مرمت نہیں کی گئی ہے جس کی وجہ سے مکانات خستہ حالی کا شکار ہیں۔

(i) بارہا متعلقہ اداروں کو مرمت کی یاددہانی کرائی گئی لیکن اب تک کوئی پیشرفت نہ ہو سکی۔

(ii) وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا کی ہدایت کے مطابق متعلقہ سوال محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کو رائے کیلئے بھیجا گیا تھا، محکمہ سی اینڈ ڈبلیو (بلڈنگز ڈویژن نمبر 2 پشاور) نے اس کا درج ذیل جواب دیا ہے کہ:

Name: Up-gradation and Modernization of Government College of Technology, Peshawar.

ADP No. 752
Code No. 130351
Amount allocated, 400 Million

متعلقہ پرنسپل نے مرمت کیلئے تفصیل محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے حوالے کی، محکمہ سی اینڈ ڈبلیو نے مذکورہ کام کیلئے پی سی ٹو تیار کر کے متعلقہ محکمہ کو منظوری کیلئے بھیجا ہے۔ منظوری کے بعد پی سی ون کی تیاری اور کام کی نگرانی کیلئے کنسلٹنٹ اپوائنٹ کیا جائے گا۔ پی سی ون کی Approval کے بعد انشاءاللہ عنقریب مذکورہ کالج کے تمام رہائشی گھروں اور کالج کی مرمت کا کام شروع ہو جائے گا۔

جناب مظفر سید: زما جی ضمنی سوال دا دے، ما دوئ نه چې تپوس کړے دے چې دا کوم رهائشی کورونه دی، په دې Repair کیږی او که نه 5% کټ کیږی د تنخواه نه د ایمپلائز، هغه چرته ځی، کوم ځائے خرچ کیږی؟ 20 سال کښې دا یو روپۍ هلته نه ده لګیدلې۔ ډیره اهمه ایشو ده، دیکښې ډیر ډیټیل دے خو چونکه تاسو دلته کښې داسې رولنګ ورکړے دے چې ډیر بحث پرې نه کوؤ، زما په خیال باندې که دا کوئسچن انتهائی اهم دے، که دا کمیټۍ ته ریفر شی نو هلته به د هغې صحیح اندازه ولګی چې یره او دې ډیپارټمنټ دا کوم جواب ورکړے دے یا دا 5% کټوتی چې کیږی، دا چرته خرچ شوه، دا چا سره ده؟ اے جی آفس سره دا سی اینډ ډبلیو خرچ کوی او دوئ چې دا اے ډی پی کوم نمبر ورکړے دے نو دا ئے هم غلط ورکړے دے، دا ما کتلے دے جی، دا 752 نه دے بلکه دا 747 نمبر دے

او دلته چې دوئ د کوم پی سی ون خبره کړې ده نو پی بی ایم سی چې کوم د دوئ اداره ده، کوم پی سی ون چې ئے جوړ کړے دے نو که د هغې اندازه چا ولګوله جی، هغه هم بالکل ګپ ئے لګولے دے نو زما به سپیکر صاحب! تاسو ته ریکویسټ وی چې دا کوئسچن د Concerned committee ته لاړ شی ان شاءاللّٰه هغې کښې به بیا Thrash out شی او پته به ولګی او دامسئله به Streamline شی ان شاءاللّٰہ۔

جناب سپیکر: گنڈاپور صاحب۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: سر، معزز ممبر نے جو بات کی ہے سر مقصد ان سوالات کا یقیناً اصلاح احوال ہوتی ہے اور چونکہ محکمہ نے اس چیز سے تو انکار نہیں کیا کہ ان کی توجہ اس جانب نہیں ہے، انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے پی سی ون تیار کیا ہے اور چونکہ چیف منسٹر صاحب کی ہدایات کے مطابق محکموں میں کنسلٹنٹس ابھی آنے ہیں تو اس میں ٹائم فریم بھی فی الحال نہیں دیا جاسکتا اور اس کی جو Repair ہے، بہر حال انہوں نے اعادہ کیا ہے کہ ہم ان شاءاللہ جیسے ہی یہ پی سی ون Approve ہوگا تو ہم اس پہ کام کریں گے۔ جہاں تک ممبر صاحب نے کہاں کہ اے ڈی پی کا نمبر غلط ہے اور اس کے متعلق، تو سر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر اس پہ پھر وہ باقاعدہ کوئی پریویلج موشن لے آئے، وہ Proper course ہوگا بجائے اس کے کہ ہم اس سوال کو کمیٹی کو ریفر کریں کیونکہ جو سوال انہوں نے پوچھا تھا، ہاں اگر ان کو غلط جواب دیا گیا ہے تو اس پہ پریویلج موشن لے آئیں، ہم اس کو دیکھ لیں گے، Entertain کر لیں گے۔

جناب سپیکر: Concerned Minister کون ہے اس کا؟

جناب مظفر سید: سر، زه دا وایم چې دا د کمیټئ ته لاړ شی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں، دیکھیں اگر آپ کو کوئی ہے تو آپ بیٹھ جائیں ان کے ساتھ۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر! آپ دیکھیں، میری ریکوسٹ یہ ہے کہ اس کے اندر کافی Embezzlement نظر آرہی ہے، 5% کی کٹوتی تمام ملازمین سے ہو رہی ہے اور اس کا انہوں نے یہاں تک جواب نہیں دیا ہے کہ وہ پیسے کہاں چلے گئے؟ جو میرا بنیادی کوئسچن ہے، وہ یہ ہے کہ وہ کٹوتی کہاں

گئی؟اور گورنمنٹ کی جو کالونی ہے، وہ بالکل خستہ حال بن گئی ہے اور میرے خیال میں اس کی حالت اور بھی خراب ہوتی جارہی ہے، تواس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے،اس پہ میں Stress دے رہا ہوں۔

وزیر قانون: اس میں سر گزارش یہ ہے، ہمارے آنریبل ممبر کافی سینیئر بندے ہیں، 2002 میں پریویلج کمیٹی کے چیئرمین بھی رہے ہیں، رولز ریگولیشنز بھی جانتے ہیں۔ سر، یہ صرف ان ملازمین سے کٹوتی نہیں ہوتی، جو بھی آپ کی Official accommodations ہوتی ہیں، کالونیاں ہوتی ہیں تو جو ملازم وہاں پہ رہائش پذیر ہوتے ہیں، ان سے کٹوتیاں ہوتی ہیں اور وہ اے جی آفس میں Deposit ہوتی ہیں۔ پھر یہ ایک فنڈ ہوتا ہے جو کہ ان کے پاس ہوتا ہے۔ ابھی چونکہ جتنے بھی آپ کے گورنمنٹ کے بنگلے ہوتے ہیں، کالجز ہوتے ہیں، Mostly cases میں سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ جو ہوتا ہے، وہ Execution میں Involve ہوتا ہے، تو چونکہ وہ Execution میں Involve ہوتا ہے تو اواینڈ ایم جو ہوتا ہے اور اس کی Maintenance وغیرہ، وہ بھی اس کے ذمے ہوتی ہے، محکمہ یہ نہیں کرسکتا کہ بنائے تو سی اینڈ ڈبلیو اور جب Maintenance کی ضرورت ہو تو وہ خود کرے۔ تو یقیناً جس ڈیپارٹمنٹ نے وہ کالج یا کالونی یا جو بھی بنایا ہوتا ہے تو دوبارہ ایم اینڈ آر کا جو طریقہ کار ہوتا ہے، انہوں نے انہی کو لکھنا ہوتا ہے، یہی طریقہ کار ہیلتھ میں بھی ہے، ایجوکیشن میں بھی ہے اور جتنے بھی محکمے ہیں، ہائرایجوکیشن، تقریباً تمام میں یہی ہے۔ تو میری سر، یہ گزارش ہے کہ اگر اس میں Embezzlement کی کوئی بات ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہے، یہ ایک روٹین کا طریقہ کار ہے، ملازمین سے کٹوتیاں ہوتی ہیں اور وہ ایک فنڈ میں جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں اگر آپ کو اطمینان نہیں ہوا ہو تو میں ریکویسٹ کرتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ وہ آپ کے ساتھ بیٹھ جائے گا، آپ کے جو Concerns ہیں، وہ ختم کرے گا اور ہر ایک چیز کمیٹی میں ڈالنا بڑا وہ ہے، تو میرا یہ ہے کہ منسٹر صاحب کے ساتھ آپ بیٹھ جائیں۔ بہرام خان صاحب۔

جناب بہرام خان: محترم سپیکر صاحب! منسټر صاحب د ورته یقین دهانی ورکړی او مظفرسید صاحب ته مونږ درخواست کوؤ چې دوئ ورسره کښېنی، خو دوئ د ورته دغه ورکړی جی۔

جناب سپیکر: Okay ji۔ اچھا سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه، سپیکر صاحب۔ لاء منسٹر صاحب دې دوران کښې يو خبره وکړه چې دا کنسلټنټس تراوسه پورې نه دی راغلی او زما دا خیال دے چې بجټ پاس شوے دے سپیکر صاحب، يو Quarter وشو، آیا څنګه چې د حکومت اعلان مطابق داوه چې سی اينډ ډبليو به پی سی ون نه جوړوی، د هغې د پاره به مونږه کنسلټنټ Hire کوؤ، نو دا خو بهر حال نوے سوال جوړيږی خو چونکه خبره داسې ده چې مونږ دا تپوس کولے شو چې په دې يو Quarter کښې څومره پی ډی ډبليو پی شوی دی او که شوی دی نو چې کنسلټنټ نه دے Hire شوے نو آیا هغه د سی اينډ ډبليود پی سی ون مطابق شوی دی او که نه دی شوی نو بيا به کنسلټنټ کله Hire کيږی ځکه چې د بجټ خو تاسو وګورئ دورانيې ته، June to June يو Quartet تير شو نو چې دا کوم ايلوکيشن شوے دے يا دا کوم اے ډی پی Reflect شوې ده نو آيا دا به Complete کيږی بيا کله؟ که منسټر صاحب دا اووائی نو۔

جناب سپیکر: اچھا جی، میرے خیال میں آپ کو اگر اس کے حوالے سے کوئی وہ ہے تو آپ ایک کوئسچن بھی Put کریں، باقاعدہ Written میں تو۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین بابک: زما چې کوم پوائنټ دے سپیکر صاحب، زه دا نه غواړمه، دا خو يو جنرل خبره ده۔

Mr. Speaker: Okay, چلو۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، آپ نے کہا کہ یقیناً ایک فریش موشن، لیکن ہاؤس کی آگاہی کیلئے سر، میں اتنی بات کرتا چلوں کہ جتنی بھی Executing agencies ہیں، انہوں نے Individually اپنے لئے کنسلٹنٹ کی Pre qualification کرلی ہے۔ ابھی اس میں طریقہ کار یہ ہوگا کہ پی اینڈ ڈی کی سطح پر بھی اس کیلئے ایک میکنزم بنایا جارہا ہے اور چونکہ CSR سے بھی ہم Switch over کررہے ہیں مارکیٹ ریٹ پہ، تو اس میں بھی بہت حد تک انہوں نے چیزیں Streamline کرلی ہیں۔ سابق وزیر صاحب جو ہمارے بابک صاحب ہیں، ان کو میں یہ بتا سکتا ہوں کہ جو ہماری اے ڈی پی ہے، No doubt کہ جب پروسیجر لیٹ ہے تو اس میں مسائل آئیں گے لیکن جہاں تک پی اینڈ ڈی کے افسران سے میں نے بات کی ہے

تو وہ یہ سمجھتے ہیں کہ Third quarter میں ہم اس پوزیشن میں ہونگے کہ یہ ساری چیزیں Stream line ہو جائیں اور پھر ہم یہ جو اے ڈی پی کا پراسیس ہے، یہ رواں ہو گا۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 261، سید جعفر شاہ صاحب۔

* 261 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر ماحولیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سوات میں بمقام اتروڑ ویلی لدو محکمہ نے کافی سرمایہ لگا کر ایک ریسٹ ہاؤس تعمیر کیا تھا اور 2010 کے تباہ کن سیلاب میں اس کی عمارت کو کافی نقصان پہنچا تھا؛

(ب) مذکورہ ریسٹ ہاؤس تک مین سڑک سے اتروڑ سے جانے والی سڑک سیلاب میں بہہ گئی تھی؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ریسٹ ہاؤس اور سڑک کی بحالی کیلئے محکمہ نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

الحاج ابرار حسین (وزیر ماحولیات) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات نے پڑھا): (الف) ہاں یہ درست ہے۔ مذکورہ ریسٹ ہاؤس ایف ڈی سی کے مالی تعاون سے تعمیر کی گئی تھی جو کہ 2010 کے سیلاب میں مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے اور اب وہاں اس کا نام و نشان تک نہیں ہے۔

(ب) ہاں یہ درست ہے۔ اتروڑ مین سڑک سے ریسٹ ہاؤس تک جانے والی سڑک بھی مذکورہ سیلاب میں مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے۔

(ج) مذکورہ ریسٹ ہاؤس بشمول سڑک اتروڑ تا ریسٹ ہاؤس کی بحالی کیلئے منصوبہ (پی سی ون) بھیجا گیا تھا۔ سالانہ ترقیاتی منصوبے میں محکمہ کیلئے ناکافی فنڈ مختص ہونے وجہ سے مذکورہ مجوزہ سکیم کیلئے مطلوب وسائل مہیا نہیں کئے جا سکے، تاہم محکمہ کی کوشش ہو گی کہ مذکورہ ریسٹ ہاؤس کی مرمت و بحالی کیلئے ضروری مالی وسائل کا انتظام ہو جائے۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر اس میں، جز (ج)، پہ دیکښې جې دوئ وئیلی دی چې کیدے شی چې مونږ چرته په مستقبل کښې د دې د پاره فنډ کیږدو، د دې ریسټ هاؤس د پاره او د سړک د پاره، دا ډیره اهم منصوبه وه د ټورازم او د فارسټ ډیپارټمنټ د Smooth functioning د پاره، زه حیران یم چې دوئ په سږنی مالی کال کښې ولې پیسې نه دی ایښودې او بیا ئے هم داسې مبهم جواب ورکړے دے

چې کیدے شی که چرته پیسې وشوې نو مونږ به ورله پیسې کیږدو، نو زه د دوئ نه یقین دهانی غواړم چې یره خا مخا ورله پیسې کیدوئ ځکه هغې سره آبادی هم متاثره شوې ده او دومره سړک هم نه دے جی، یو کلومیټر سړک دےاو ډیر ښه ریسټ هاؤس هغې د پاره،Tourist attraction د پاره ډیر ښه ځائے جوړیږی اتروړ ویلی کښې، نو Minister concerned ته به زما دا ریکویسټ وی چې دوئ زمونږ یقین دهانی وکړی چې دې د پاره به کم از کم په آئنده کال کښې خو د ورله پیسې کیږدی، دا سې مبهم جواب د نه ورکوی۔

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ مجھے بھی افسوس ہو رہا ہے، یہ بتاتے ہوئے کہ فی الحال اس سال تو کوئی Possibility بھی نہیں ہے کیونکہ جو اماؤنٹ دی تھی، اس میں انہوں نے Already مختلف جگہوں پہ کچھ ریسٹ ہاؤسز تعمیر کئے ہیں لیکن وہ اماؤنٹ بھی بہت قلیل تھی لیکن میں یہ Assure کراتی ہوں کہ اگر معزز رکن کی دلچسپی ہوئی اور ان شاءاللہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ہم اس بات کو نہ صرف اٹھائیں گے بلکہ اس کو یقینی بنائیں گے کہ کسی طریقے سے بھی جو بھی وسائل دستیاب ہیں یہ کرکے، نہ صرف یہ جو آپ کالدو میں، اتروڑ ویلی میں بلکہ جو گبرال میں نقصان ہوا ہے یا اس سے آگے اشو میں ہوا ہے، ان کی بھی ہم تعمیرات کر رہے ہیں، اس سلسلے میں Already ہم نے ڈیپارٹمنٹ سے Take up کیا ہے، We will have to arrange for the funds، اس کیلئے ان شاءاللہ آپ کا تعاون ہوگا تو یہ ضرور کرلیں گے۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، میڈم۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ After she has taken over as the Parliamentary Secretary، یہ ان کی پہلی Commitment ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ Commitment پوری ہو جائے گی، ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: مہربانی جی، تھینک یو جی۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: سر، دو منٹ مجھے دیدیجئے۔

جناب سپیکر: اس سے Related ہے، اس کو سچن سے؟

جناب عبدالستار خان: جی ہاں سر اس سے Related ہے۔

جناب سپیکر: اس سے Related ہے تو بات کریں، ستار صاحب۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! یہ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ اور انوائرونمنٹ ڈیپارٹمنٹ، اس میں ایک بہت بڑا ادارہ، ہمارا PFI، پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ جو پہلے فیڈرل گورنمنٹ کے اس میں تھا، اٹھارہویں ترمیم کے بعد یہ ہمارے صوبے کے پاس آیا لیکن اس انسٹی ٹیوٹ کا جو مسئلہ ہے، اب تک اس کو Provincialisation کے اس دائرے میں نہیں لایا گیا ہے جس کی وجہ سے اس ادارے کی کارکردگی اور اس کیلئے بہت بڑے مسائل ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا ادارہ ہے جس کو میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستار صاحب! دیکھیں اگر آپ کا کوئسچن کوئی بنتا ہے تو آپ مجھے Written میں، تھوڑی محنت کیا کریں، میری ریکویسٹ ہے کہ محنت کیا کریں، کوئسچن بھیجا کریں، ہم ان شاءاللہ وہ کریں گے۔ جو Concerned issue ہو، اس کے متعلق کریں تاکہ جو قواعد وضوابط ہیں اس کے مطابق کام ہو۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: میں یہ چاہتا ہوں سر، اس سے Related بات۔۔۔۔

جناب سپیکر: مطلب اس طرح تو۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: کہ اس میں ہمیں ایک، وزیر قانون صاحب بھی اب تھوڑا اس میں وہ کرلیں، اس میں بہت سی تجاویز ہم ان کے نوٹس پہ لائیں گے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے جو کچھ کرنا ہے، آپ باقاعدہ اپنا کوئسچن یہاں بھیجا کریں، ہم ان شاءاللہ فلور پہ لائیں گے۔

جناب عبدالستار خان: اس ادارے۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو تھوڑا، یہ 'کوئسچنز آور' ہے۔ اچھا جی، کوئسچن نمبر 262: جناب زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: ډیر مننه، محترم سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 262 (الف) و (ب)۔۔۔۔

جناب سپیکر: 262، میرے پاس 262 ہے جی۔

جناب زرین گل: 262 ۔

جناب سپیکر: ہاں 262۔

* 262 _ جناب زرین گل: کیاوزیراوقاف ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2008 تا 2013 تک ضلع تورغر کی مساجد اور مدارس کیلئے فنڈز جاری کئے گئے ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) سال 2008 تا 2013 مذکورہ ضلع کی کتنی مساجد و مدارس کا سروے کیا گیا، نیز اس سروے کے مطابق کیا Criteria مقرر کیا گیا اور اس کے مطابق کتنی مساجد و مدارس کو فنڈز جاری کئے گئے، ان کے نام بمعہ جاری کردہ رقوم وچیک نمبر وتاریخ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) مذکورہ چیک کی ادائیگی پر گزشتہ حکومت میں کمیشن کے نام پر کتنی کٹوتیاں کی جاتی تھیں، نیز متاثرہ افراد سے حکومت انکوائری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے;

(iii) آیا حکومت مذکورہ ضلع کی مساجد و مدارس کو مستقبل میں فنڈز جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب حبیب الرحمن (وزیر اوقاف، زکواۃ وعشر): (الف) ضلع تورغر سال 2011 کو معرض وجود میں آیا، لہذا سال 2011 سے پہلے بحیثیت ضلع تورغر کی مساجد و مدارس کو کسی بھی قسم کے فنڈ کے اجراء کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، تاہم سال 2011 سے 2013 تک ضلع تورغر کی مساجد و مدارس کیلئے فنڈز جاری کئے گئے ہیں۔

(ب) (i) سال 2011 تا 2013 مذکورہ ضلع کی کسی بھی مسجد یا مدرسے کا سروے محکمہ اوقاف نے نہیں کیا، تاہم صوبائی حکومت کی درج ذیل منظور کردہ پالیسی / Criteria کے مطابق مدارس و مساجد کو ضلع تورغر میں سال 2011 تا 2013 مالی امداد دی گئی ہے، (فہرست جھنڈا "ب" ایوان میں پیش کی گئی)۔

(ii) مذکورہ چیکس کی ادائیگی پر گزشتہ حکومت نے کمیشن کے نام پر کوئی کٹوتی نہیں کی۔

(iii) مستقبل میں ضروری فنڈز بھی قواعد وضوابط کے مطابق صوبائی حکومت کی منظور شدہ پالیسی کے مطابق مساجد و مدارس کیلئے جاری کئے جائیں گے۔

APPROVED CRITERIA OF GRANT–IN–AID / FINANCIAL ASSISTANCE FOR DEENI MADARIS, KHYBER PAKHTUNKHWA.

i. 30% share of the grant will be distributed on the directive of the Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa.
ii. 70% share of the grant will be distributed by the Minister Auqaf, Hajj, Religious and Minority Affairs under the above stated policy.
iii. Madaris to which the grant is provided shall be registered with the government under the Societies Registration Act 1860 (now amended 2006).
iv. Maximum amount of grant shall be Rs.1.000 Million .
v. No Madrassa shall be provided grant twice in a year.
vi. The amount of the grant will be utilized on any reasonable sector of the Madrassa and after the utilization the Muhatamim of the Madrassa shall have provided attested copy of the expenditure.
vii. For obtaining further grant the Administration of the Madrassa, must have to provide the last years detail expenditure.
viii. No grant shall be provided to a Madrassa involved in illegal activities.
ix. All cheques of the grant shall be in crossed.
x. All districts will fairly be shared in provision of grant in aid.

جناب زرین گل: دا جی د دوہ کالو دغه ما غوښتے وو، دیکښې دا د مدرسو او د جماتونو په مد کښې 335 چیکونه ایشو شوی دی، دوکروړ 17 لاکھ 96 هزار روپئ ایشو شوې دی۔ محترم سپیکر صاحب، په دیکښې د نیمې نه زیات دا بوګس مدرسو ته ایشو شوې دی په دغه دوه کالو کښې، بعض مدرسو ته چې کوم دے د سره هغه چیکونه نه دی ملاؤ شوی، د ډیرو مدرسو رجسټریشن چې دے ، هغه جعلی دے۔ ډیر مساجد ته چې کوم رقوم وئیلی شوی وو، هغه د سره خرچ شوی نه دی او په دیکښې چې کوم دے زما په علم کښې دا خبره راغلې ده چې په دیکښې 30% ایډوانس رقوم ایستلی شوی دی۔ محترم سپیکر صاحب! زه ستاسو په وساطت د جناب وزیر صاحب په صوابدید زه هغه ته دا پریږدم، Prerogative که وائي چې دا زه نیب ته ولیږم که وائي چې سټینډنګ کمیټۍ ته ئے ولیږم، که راسره کښینی پخپله ډیپارټمنټل انکوائری کوی----

جناب سپیکر: جناب حبیب الرحمان صاحب۔

وزیر اوقاف، زکواۃ و عشر: بسم اللّٰہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر! زه د زرین ګل ورور ډیر زیات مشکور یم چې زما په علم کښې ئے هم اضافه کړې ده، یقیناً چې زه هم وزیر یم، زما د پاره خو Presentیو نظیر، یومثال جوړ شوے دے چې زما سابقه ورور چې کوم دے ټولې پیسې تور غر ته وړې دی نو ماته ئے دا موقع راکړه چې زه باقی ټولې پیسې بونیر ته یوسم۔ دوئ چې کومه خبره جی وکړله په دیکښې تفصیل بالکل دا 335 په درې کالو کښې چې کوم وړومبے ده سوال کړے وو، هغه ده ته پخپله جواب ملاؤ شوے دے چې ده د پینځو کالو سوال کړے وو خو چونکه 2011کښې تور غر ضلع شوې ده، دې درې کالو کښې 335 جماتونو له او دارالعلومونو له په تور غر کښې پیسې ورکړې شوې دی، د هغې 335 ټول ریکارډ غالباً ده سره به هم وی، موجود دے۔ زه، یعنی هغه ټائم خو دغه شوے دے، زما دا خیال دے چې په تیرو کسانو کښې داسې قسم ګوتې وهل دا ماته څه مناسب غوندې نه ښکاری، بهرحال دے د داسې چل وکړی چې دا لسټ ده سره کوم دے، دے د پکښې یعنی پخپله سروے وکړی، Identificationد د هغې وکړی، هغه Identificationچې کوم ده ته په دغه کښې چې دا دارالعلوم نه دے، 335 جماتونه دی، دارالعلوم نه دی، دا نه دے دا بوګس دے، تاسو راوړئ تفصیل ما ته، ان شاءاللّٰه زه به د محکمې سره مزید دغه وکړم خو فی الحال زما دا خیال دے ان شاءاللّٰه څکه دا خو 335 واړه سکیمونه ده ته په دې لسټ کښې ورکړی شوی دی او تفصیل هم ورکړے شوے دے د پیسو، یعنی محکمې هم څه نه دی پټ کړی او زمونږه ورور منسټر چې کوم دے، هغه هم هغه دغه بالکل په ګوته کړی دی، څه پټه خبره پکښې نشته۔ باقی د دغه خبره ده وکړه 30%، داخو یو پټه دنیا ده، 30%اخستې شوې دی، د دې به خدائے ته علم وی بهرحال خو هغه وخت چونکه تیر شوے دے، زما به دا درخواست وی چې که دا نمونه خبرې مونږ رااوباسو، هسې لکه زمونږ په دې اسمبلئ کښې مونږ دا بعضې بعضې خبرې کوؤ چې کرپشن، یقیناً هغه خو بحثیت مجموعی مونږ خبره کوؤ خو اللّٰه تعالیٰ ته به د دې علم وی، بهرحال هغه تیر شوې قیصې زما دا خیال دے چې دا مونږه داسې نه چهیړو، که ټهوس څه خبره وی او یقیناً چې د دې قوم مال خلقو خوړلے وی، یقیناً چې مونږ به کوشش دا کوؤ خو تا ته مې درخواست دے یعنی زما دوئ

ته درخواست دے چې دے د پخپله باندې هغه 335 په دې لسټ باندې ټول ډيټيل موجود دے ، دے د په ډيکښې دغه وکړی او د هغې به مونږ دغه شروع کړو، انکوائری به وکړو ان شاءالله تعالیٰ او دغه به کړو دا۔

جناب سپیکر: زرین گل صاحب! چونکہ Concerned، یہ جو وضاحت کرلے اور۔۔۔۔

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب! دا یو خو مې ګاونډی دے ورور مې دے خو دا مسئله خو د ده نه ده د تیر شوی وخت ده، خو دوئ وائی چې دا خبرې نه دی کول، خدائے ته ئے پریښودل پکار دی نو چې خدائے ته ئے پریږدو بیا دلته مونږ څه ته ناست یو؟ بیا خو دلته هر شے به خدائے ته پریږدو جوړ قدرت چې څه کوی، هغه به خو هسې هم کوی خو څه چونکه دوئ په فلور آف دی هاؤس دغه وکړو نو زه به د دې تحقیقات وکړم او زه یقین لرم چې دوئ به ان شاءالله په هغې۔۔۔۔

وزیر اوقاف، زکواۃ وعشر: سپیکر صاحب! زما مطلب دا دے چې دوئ ته څه څیز، ما خو دوئ له دا یقین دهانی ورکړه چې تاسو ته چې کوم څیز ښکاری، هغه دلته راوړئ مونږه به ئے انکوائری وکړو۔

جناب زرین گل: ټهیک شو، ټهیک شو، صحیح شوه، صحیح شوه۔

منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: منور صاحب، منور صاحب، او بیا به زه سردار صاحب له موقع ورکوم چې هغه دې پسې۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: دا سر صرف د تور غر مسئله نه ده، دا په ټول ډسټرکټس کښې، اضلاع کښې هم، لکی هم په ډیکښې راتلې شی، زما دا ریکوسټ دے سر چې که کمیټئ ته ریفر کړئ دا چې د دې واقعې مطلب دا دے چې کومه انکوائری ده، نو زرین خان خو وائی چې یره بهئ نیب ته د لاړ شی خو نه مونږ سره خپلې کمیټیانې شته دی نو په هغه کمیټئ کښې د د دې هغه وشی، دا کمیټئ ته لاړ شی نو د دې به ټول تفصیل راشی او هر یو به په ډیکښې حصه واخلی چې هغه لکی ډسټرکټ کښې څومره مونږه۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو منور صاحب! زما ریکوسټ دا دے چې تاسو Specially چې تاسو د لکی د پاره راوړئ کوئسچن Put کړئ-----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نه سر، دې سره Concerned خبره-----

جناب سپیکر: هغه به ورکړو، چونکه هغه خپل دغه واپس کړو چې چا دغه کړے دے-----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نه واپس ئے نه دے اخستے سر، دے دا وائی چې-----

جناب سپیکر: هغه واپس اخستے دے جی، هغه واپس اخستے دے۔سردار حسین صاحب په دې یو خبره کول غواړی۔

جناب سردار حسین: شکریه، سپیکر صاحب۔ هغلته خو مؤور ته منسټر هم ډیر زیات ښه جواب ورکړو او زما دا خیال دے، بهرحال هغه خو منسټر صاحب جواب ورته هم ډیر زیات ښه ورکړو او د هغې سوال تفصیل چې دے، هغه هم راغلے دے نو زما رائے چې ده، هغه هم دا ده چې دا بالکل دا خو هډو څه معنیٰ نه لری چې مثال اوس په یو وخت کښې د کرپشن شوے وی او بیا دلته د د تیر حکومت نمائنده هم موجود وی او بیا د دا خبره کیږی چې په تیر وخت کښې به کرپشن شوے وی، زه د تیر وخت حکومت نمائنده ناست یم، بهرحال هغه خو مؤور خپله خبره واپس واخسته خو زما دا خیال دے څنګ چې مؤور دا خبره وکړه چې دا د نیب ته حواله شی، زه د تیر حکومت نمائنده په حیث باندې هم دا خبره کوم چې دا یواځې نیب ته نه چې انټی کرپشن ته د هم حواله شی او بیا د دا کمیټئ ته هم حواله شی چې دا بالکل Thrash out شی او چې چا کرپشن کړے دے چې پورا پورا سزا ورته ملاؤ شی دا چې هر څوک وی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، منسٹر صاحب، حاجی حبیب الرحمان صاحب، حاجی حبیب الرحمان صاحب۔

وزیر اوقاف، زکواۃ و عشر: وکیل صاحب هم خبره وکړه، مونږ هسې هم یو کمیشن جوړوؤ، یو آزاد کمیشن، زما دا خیال دے چې دا ایشوز چې څومره دی Through out the Province، د هغې کمیشن ته پریښنودل غواړی، بیا هر ممبر

د خپلېConstituency یا د ضلعې، بالکل راځی د، هغه کمیشن ته د رپورټ پیش کوی، دا مرحله جی راروانه ده، زمونږ د حکومت دا پروګرام دے چې مونږ به یو آزاد کمیشن جوړوؤ نو زما په خیال که مونږ دا ټکه ماری، په دې باندې به مو دا وخت هم دغه شی، هغه به یو Powerful commision وی او په هغې کښې به۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ده جی۔

وزیر زکواۃ وعشر: مونږ ان شاء اللہ تعالیٰ دا ټولې ایشوز چې کوم دی، لکه وکیل صاحب یا نور ورونړه راځی به هلته۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زرین گل صاحب خپل کوئسچن واپس اخستے دے۔ اوس کوئسچن نمبر 263: زرین گل صاحب۔

* 263 _ جناب زرین گل: کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع تورغر میں تحصیل خطیب کنڈر کی آسامی پر تعیناتی ہو چکی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع تورغر میں تحصیل خطیب کنڈر کیلئے ٹیسٹ وانٹرویو میں شریک امیدواروں کے مکمل کوائف بمعہ میرٹ لسٹ، اخبار میں مشتہر کئے گئے، اشتہار اور آسامی پر تعیناتی آرڈر کی کاپی کے ساتھ مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب حبیب الرحمن (وزیر اوقاف، زکواۃ وعشر): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع تورغر میں تحصیل خطیب کنڈر کیلئے ٹیسٹ وانٹرویو میں شریک امیدواروں کے مکمل کوائف بمعہ میرٹ لسٹ، اشتہار اور آسامی پر تعیناتی کے آرڈر کی کاپی "جھنڈا" الف "پر ملاحظہ ہو۔

جناب زرین گل: شکریه، محترم سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 263، (الف)، (ب)۔ محترم سپیکر صاحب! دا د خطیبانو اپوائنټمنټ شوے وو، په دیکښې زما اعتراض په دې میرټ لسټ دے۔ دا کوم میرټ لسټ چې جوړ شوے وو، په هغې کښې انعام اللہ چې کوم دے نو ټولو کښې هغه په میرټ لسټ باندې په ایک نمبر باندې راغلے وو لیکن تعیناتی د هغه نه ده شوې، د بل شوې ده د دویم، نو زه وایم چې دا کوئسچن چې کوم دے دا مهربانی وکړئ دا سټینډنګ کمیټئ ته دغه کړئ چې هلته ئے Thrash out کړو۔

جناب سپیکر: جناب حبیب الرحمان صاحب۔

وزیر زکواۃ و عشر: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ صاحبہ! دے چې څه خبره کوی، دا ځلورو کسانو په دې انټرویو کښې حصه اخستې ده، دا ده چې کوم انعام اللہ نوم اووئیلو، یقیناً چې د ده 71.75 مارکس راغلی دی، د بل %60 دی، د بل %54 دی، د بل %53 دی خو چونکه دا سړے دوه کاله او اووه میاشتې Over age وو، Eligible نه وو، په دې وجه باندې په دویم نمبر کښې چې کوم هلک وو، عبدالتواب نوم ئے وو، هغه په میرټ باندې راغلے دے، د هغه 60سکور ووا و دغې سړی عمر چې کوم دے 47 سال څه د پاسه عمر وو د هغه، نو د دې وجې نه، د Age په وجه باندې هغه Eligibleنه وو، د دې وجې هغه په دغه باندې نه دے اخستے شوے او 60سکور والا سړے چې کوم دے هغه اخستے شوے دے او د اشتہارونو هر څه Complete record زما سره دا موجود دے، ان شاء اللہ ده ته به هم ریکارډ په لاس ورغلے وی۔۔۔۔

جناب سپیکر: زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: او دوئ وائی چې نور خو په میرټ لسټ کښې هغه خو په پهلا نمبر وو خو Overage وو نو ځکه هغه پاتې شوے دے، دا ټهیک ده لیکن چې هغه Overage وو نو بیا د مانسهرې تحصیل په دغه باندې د هغه سړی څنګه اپوائنټمنټ شوے دے؟ دغه محکمه په بل تحصیل د دغه سړی چې کوم دے اپوائنټمنټ کوی، په هغه ځائے کښې دا نه راولی چې دا Overage دے او په دغه ځائے تحصیل چې کوی نو دے وائی چې دا Overage دے؟ نو د هغې اپوائنټمنټ آرډر ما سره دا دے پروت دے د تحصیل مانسهرې او زه به وزیر صاحب ته وښایم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نو تا ورته بنه تیارے کړے دے هن۔ (قہقہہ)

وزیر زکواۃ وعشر: زه جی، زه جی سوال کوم۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب۔

وزیر زکواۃ وعشر: د Age relaxation د پاره ځان له فورم وی، سیکرټری سره د پینځو کالو اختیار وی، چیف منسټر سره د دس کالو او د گورنر سره اختیار وی، کیدے شی که دے بل کیس وائی، د دې کیس خو بالکل دا کلیئر دے، دا د تورغر سرے په سیکنډ پوزیشن باندې چې کوم 60سکور دے، دا هم د تورغر دے او دا د ده د ضلعې نه بهر نه دے خو که چرې دا سې یو کیس راغلے وی نو هغه خو طریقه کار دے چې کوم هوښیار خلق وی، هغوی د مخکښې نه Age relaxation وکړی چې کله اپوائنټمنټ کیږی، لس کالو دپاره Relaxation ملاویږی، نو دوئ به دغه پروسیجر استعمال کړے نه وی، د دې وجې نه دوئ نه مطلب دا دے چې لکه دغه طریقه نه ده جی۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب! دیکښې زه صرف دومره وایم چې پکار دا ده چې دا ایشو، مطلب که هغه نه وی مطمئن او هغه وائی چې زه ئے کمیټۍ ته ورکوم یادې باندې دغه کیږی نو مونږ به دې باندې ووټ وکړو چې څه دغه راځی-----

وزیر زکواۃ وعشر: جناب سپیکر صاحب! چې څومره Formalities دی، اشتهار شته، آرډر شته، هغه مارکس شیټ شته، چې څومره لوازمات دی د انټرویو، هغه مکمل دی، په هغې کښې هیڅ قسم ابهام نشته۔ لکه زه دا خبره، زمونږ سره صرف که چرې دے په دې باندې مطمئن نه وی، یو لار زمونږ سره ده چې Verification of the certificates چې کوم دے، دینی دغه نه، هغه کوم دارالعلوم چې دے او د ایبټ آباد د بورډ نه، دا یو لار مونږ ته ده خو دا سړے چونکه بالکل Legally شوے دے، یعنی ما خو نه دے کړے، د تیر گورنمنټ په وخت کښې شوے دے، زه ئے نه پیژنم، نه مې ورسره دغه شته خو زه د دې خپل معزز رکن د عزت په خاطر که چرې دے په دې اوس هم مطمئن نه وی نو دا یو لار زما سره شته چې زه د هغې Verification وکړم چې یره دا سرټیفیکیټ چې کوم دے، د ایبټ آباد نه هغه میټرک هم کړے دے، د هغې نه ئے ایف اے هم کړے دے، د ملتان نه هغه اشاعت العالمیه سند هم اخستے دے، که په دیکښې څه ابهام وی نو دغه دغه شته۔

جناب سپیکر: دا تیر گورنمنټ؟

وزیرزکواۃ وعشر: دا جی تیر گورنمنټ کړے دے زمونږ گورنمنټ نه دی کړی-----

جناب سپیکر: ہاں ہاں۔

وزیرزکواۃ وعشر: د دې وجې نه دا بالکل ٹھیک شوے دے یعنی کوم کاغذات مونږ ته وائی نو دا خو بعضې بعضې خبرې دا سې وی چې کوم Formalities دی، هغه Complete بالکل Hundred percent complete دی او د هغې هغه طریقه کار بالکل Complete شوے دے، د دې وجې نه دغه هلک Eligible دے او د هغه آرډر شوے دے، په دې پوزیشن کښې که زه دا سې یو غلطه خبره وکړم یا غلط اقدام مونږ وکړو، دا به مناسب نه وی او که دے د دې نه مطمئن نه وی نو مونږ سره دغه یو لار د Verification پاتې ده چې مونږ د بورډ ونو نه او د دغه نه Verification راؤړو۔

جناب سپیکر: زرین گل صاحب! هسې ماشاء الله ډیر محنت کوئ او زه غواړم چې دا نور هم دا سې کم ازکم محنت کوی، دا ښه خبره ده۔

(تالیاں)

جناب زرین گل: (قہقہہ) ډیره شکریه، ډیره مننه محترم سپیکر صاحب۔ زه ده ته دا وایم چې دیکښې Liking and disliking شوے دے، په یو ځائے کښې انټرویو دے، په هغه ځائے کښې هغه 70% مارکس اخلی او 60% والا هغه اووځی، د هغه اپوائنټمنټ آرډر کیږی، هغه په دې، ستاسو توجه غواړم-----

Mr. Speaker: Sorry.

جناب زرین گل: هغه په دې باندې پاتې کیږی چې دے Over age دے په دغه ځائے کښې، بل ځائے کښې انټرویو کیږی د تحصیل مانسهرې د خطابت د پاره، په هغې کښې هغه Eligible دے، پکار وه چې په هغې کښې ئے هم دا وئیلې وے چې دے Over age دے نو په هغې کښې د Over age نه وی-----

جناب سپیکر: د منسټر صاحب د یقین دهانئ نه مطمئن نه ئې؟

جناب زرین گل: نه، نو مطمئن، گاونډے مې دے، ورور مې دے۔ دوئ وائی چې دا صحیح شوی دی نو په دې زه مطمئن نه یم، زه وایم چې دا صحیح نه دی شوی، نو دوئ د اووائی چې-----

جناب سپیکر: گنڈاپور صاحب، گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): Rule 47 کے تحت اس پہ ڈسکشن نہیں ہو سکتی، 48 کے تحت یہ ڈسکشن کا نوٹس دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب زرین گل: سپیکر صاحب! د هاؤس نه تپوس وکړئ او تاسو ئے سټینډنګ کمیټئ ته واستوئ او هلته به ئے Thrash out کړو، ټول ډاکومنټس به وښائی او هلته به دغه کړو، منسټر صاحب به هم ناست وی، دغه به ناست وی، ټول به ناست وی۔

جناب سپیکر: گنڈاپور صاحب! یہ کمیٹی میں کیا اس کو؟

وزیر قانون: سر! اس پہ دیکھیں کیونکہ Minister concerned جو ہیں، وہ اس کو Resist کر رہے ہیں تو میرے خیال میں چیئر کے پاس جو Way out ہے، وہ یہ ہے، آنریبل ممبر اس پہ Insist کر رہے ہیں، یا تو یہ ہے کہ آپ ان کو اپنے چیمبر میں بلالیں اور تب تک اس کو پینڈنگ رکھ لیں تاکہ ان کی بھی تسلی ہو جائے اور اگر ان کی تسلی نہ ہوئی تو پھر یہ فورم کھلا ہے، اس کے بعد اس کو بھیج سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: ہاؤس کیلئے میں، ابھی آپ کا کیا، فائنل بات کریں تاکہ اس کے مطابق۔۔۔۔

جناب زرین گل: ښکلی چې لاء منسټر اووئیل ستاسو په چیمبر کښې به زه او منسټر صاحب کښېنو او هلته به خبره وکړو۔

جناب سپیکر: Okay، بہر حال آپ نے اچھا کیا ہے، آپ نے بہت محنت کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ہمارے اور بھی ایم پی ایز صاحبان اس قسم کی محنت کریں تو بہت ایشوز جو ہیں نا، اس پر کافی کام ہو جائے گا۔ کوئسچن نمبر 264، مولانا مفتی سید جانان صاحب۔

* 264 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے حکومت کے ساتھ رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ ڈیلرز بھی سرگرم عمل ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبائی حکومت کے ساتھ رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز کے نام، پتہ کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے، نیز غیر قانونی کام کرنے والے پراپرٹی ڈیلرز کے نام اور ان کے خلاف کئے گئے اقدامات کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

میاں جمشید الدین (مشیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): (الف): محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے دفتری ریکارڈ کے مطابق کوئی غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز موجود اور سرگرام عمل نہیں ہیں۔

(ب) اگرچہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے دفتری ریکارڈ کے مطابق (الف) کا جواب نفی میں ہے، تاہم پھر بھی محکمہ کے صوبہ بھر میں ضلعی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے فاتر سے جو ریکارڈ محصول ہوا ہے، اس کے مطابق ہر ضلع میں رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ضلع کا نام	پراپرٹی ڈیلرز	نمبر شمار	ضلع کا نام	پراپرٹی ڈیلرز
1	پشاور	1980	14	لوئیر دیر	28
2	نوشہرہ	50	15	بونیر	کوئی نہیں
3	کوہاٹ	65	16	شانگلہ	کوئی نہیں
4	ہنگو	کوئی نہیں	17	ملاکنڈ	01
5	ڈی آئی خان	46	18	چترال	کوئی نہیں
6	بنوں	44	19	اپر دیر	کوئی نہیں
7	ٹانک	کوئی نہیں	20	ہری پور	215
8	لکی مروت	کوئی نہیں	21	ایبٹ آباد	235
9	کرک	کوئی نہیں	22	مانسہرہ	220
10	مردان	482	23	بٹگرام	04
11	صوابی	233	24	کوہستان	کوئی نہیں
12	چارسدہ	155	25	تورغر	کوئی نہیں
13	سوات	14	26		

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ زه جی، که تاسو دا سوال ته وګورئ کنه، دا (ب) جز کښې ما غوښتنې دی: "اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبائی حکومت کے ساتھ رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلر کے نام، پتے کی تفصیل ضلع وائز فراہم کیا جائے؟" او بل جی یو خو دا ټول مطلب دا دے صرف دا لیکلی دی چې په فلانئ ضلع کښې دومره دی او په فلانئ

ضلع کښې دومره دی، نومونه نشته دے، د يوې پراپرټۍ نوم هم نشته دے او صرف ليکلی ئے دی چې دغه ضلع کښې دومره دی او دغه کښې دومره دی او بل جی که تاسو وګورئ دا چار نمبر باندې هنګو دے، دوئ جواب، *پراپرٹی کی تعداد،* دا لاندې ئے ليکلی دی چار نمبر کښې چې *'نہیں ہے'* ما ته پخپله باندې ذاتی طور باندې زه جی درې څلور کسان داسې پيژنم چې هغوی د زمکو کار کوی، هلته کښې شته دے او پيښور کښې به هم مطلب دا دے ډيرو ځايونو کښې وی نو زه به دا ګزارش کوم چې دا سوال چې کومې محکمې راستولے دے، دا ئے د غلط بيانئ نه کار اخستے دے او که منسټر صاحب دا يقين دهانی ما ته کوی چې آئنده د پاره به داسې نه کيږی، محکمه به صحيح جواب ورکوی، زه به مطلب دا دے بيا دې سوال نه Withdraw کيږم ګنی نه به Withdraw کيږم۔

<u>*جناب سپیکر:*</u> *جمشید صاحب۔*

<u>*مشیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن:*</u> دا ما خپله ديکښې دا دغه راواوغوښتو، واقعی چې ديکښې محکمې لږه کمزوری کړې ده چې هغه پوره ډيټيل، او ديکښې دا دی چې کوم ځائے کښې *"نہیں ہے"،* نو هلته کښې پراپرټی ډيلر ډير شته دے خو پټ دی۔ د چا بورډ نشته، سائن بورډ نشته، نو مولانا صاحب ته زه پوره يقين دهانی ورکوم چې دوئ د مونږ ته پوائنټ آؤټ کړی، مونږ به د هغوی خلاف کارروائی هم وکړو او هغوی به رجسټرډ کړو۔

<u>*جناب سپیکر:*</u> يو خو تاسو چې کومه خبره وکړه چې ستاسو Concerned department کښې چې کومه غلطی ده چې کم ازکم د هغې جواب طلبی وشی چې دلته اسمبلئ ته کوم جواب راځی نو چې هغه بالکل ټهيک ټهاک صحيح جواب وی۔

<u>*مشیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن:*</u> بالکل جی، دا زه منم، د مولانا صاحب دغه زه منم جی۔

<u>*جناب سپیکر:*</u> *مولانا صاحب۔*

<u>*مفتی سید جانان:*</u> زه مطمئن يم جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Okay. Question No. 332, Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib.

* 332 _ سرداراورنگزیب نلوٹھا: کیاوزیرمال ازراہ کرم ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف)ضلع ایبٹ آباد میں محکمہ مال میں کمپیوٹرائزڈبندوبست شروع ہوچکاہے؛

(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہوتوPK-47اورPK-48کی جن جن یونین کونسلوں میں کام شروع/مکمل ہوگیاہے،کی تفصیل،نیزبقایاکام کی نوعیت کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب علی امین گنڈاپور(وزیرمال): (الف) بندوبست اورکمپیوٹرائزیشن دومختلف کام ہیں،دونوں کام ضلع ایبٹ آبادمیں شروع ہوچکے ہیں۔

(ب): کمپوٹرائزیشن کے کام کی ابتداء تحصیل ایبٹ آبادمیں Scanningکے ذریعہ شروع کی گئی ہے۔ Scanningمکمل ہوجانے پرڈیٹاانٹری شروع کی جائیگی۔

تحصیل حویلیاں میں ٹوٹل 13یونین کونسلزہیں جن میں 9یونین کونسلزPK-47میں ہیں جبکہ چاریونین کونسلPK-48میں ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ جھنگڑا 2۔ حویلیاں اربن 3۔لنگرہ 4۔بانڈی عطائی خان

5۔گڑھی پھلگراں 6۔دیوال منال 7۔ناڑا 8۔مجوہاں 9۔لنگڑیال

10۔پھلہ 11۔لورہ 12۔گورینی 13۔نگری ٹوٹیال

تحصیل حویلیاں میں کل104مواضعات ہیں جن میں ذیل کام شروع کئے گئے ہیں:

تحریک کھتونی مکمل: 97مواضعات۔

تحریک کھتونی جاری: 7مواضعات۔

تحریرچھٹہ شجرہ نسب مکمل: 85مواضعات۔

تحریرچھٹہ شجرہ نسب جاری: 19 مواضعات۔

پیمائش موقع کیلئے تیار مواضعات48ہیں۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: شکریہ،جناب سپیکر صاحب۔جواب توانہوں نے میرے کوئسچن کا دیدیاہے اور میں ایک ضمنی کوئسچن منسٹر صاحب سے کرناچاہتاہوں،اگروہ ہیں،ابھی تو وہ بیٹھے ہوئے تھے اور جب ان کا کوئسچن آیاتومیراخیال ہے اسمبلی ہال سے باہر نکل گئے ہیں۔

جناب سپیکر: Concerned اس کا جواب دیدیں گے آپ کو۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی؟

جناب سپیکر: آپ کوئسچن Put کریں، یوسف ایوب صاحب آپ کو Response دے دیگا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ابھی منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے تھے جی، اسمبلی سے باہر نکل گئے ہیں، پتہ نہیں، جب کوئسچن میرا آیا ہے ان سے متعلق، ان کے محکمے سے متعلق تو یہ بڑی عجیب بات ہے۔

اراکین: آگئے، آگئے۔

جناب سپیکر: آگئے جی، آگئے، چلو۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: آگئے ہیں، کہیں خفانہ ہوگئے ہوں جی۔ (قہقہہ)

(تالیاں)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: خیر ہے منسٹر صاحب! اگر آپ نہ بھی آتے تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب جواب دیتے لیکن میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اچھا جی، میرا کوئسچن یہ ہے، ضمنی کوئسچن جو ہے سپیکر صاحب! (قہقہہ) انہوں نے سوال کا جواب تو، جو میں نے پوچھا تھا، تفصیل سے دیا ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ ایک تو بڑی سست روی سے کمپیوٹرائزڈ سسٹم پر کام جاری ہے، غالباً دو ڈھائی سال ہوگئے ہیں اور اگر اسی طرح کام جاری رہا تو اس کے اوپر مزید چار پانچ سال اور بھی لگ سکتے ہیں۔ جو تحصیل حویلیاں میں انہوں نے کام شروع کیا ہے جو انہوں نے تحصیل کے حوالے سے حلقہ وائز تفصیل دی ہے، وہ ایک میرے حلقے کی یونین کونسل کو سردار ادریس صاحب کے حلقے میں ڈال دیا ہے، خیر ہے کوئی بات نہیں، تو اس میں میرا ضمنی کوئسچن منسٹر صاحب! آپ سے یہ ہے، میں نے پہلے اجلاس میں بھی آپ سے ایک بات کی تھی، یہاں اسی ہاؤس میں کہ نگران حکومت کے دوران کچھ لوگوں کو جلیب کش اور ان کو ان پوسٹوں پر بھرتی کیا گیا تھا، ایک سے لیکر چار تک جو کلاس فور وہاں پر بھرتی کئے گئے ہیں، ان میں 70 فیصد کا تعلق ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد سے نہیں ہے تو قانونی طور پر بھی کلاس فور اسی ڈسٹرکٹ سے، چاہے وہ میرے حلقے سے ہو یا نہ ہو، کسی اور حلقے سے ہو لیکن ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد سے بھرتی ہونا چاہیئے۔ آپ نے کہا تھا کہ میں اس کے اوپر ایکشن لوں گا اور جو لوگ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد سے باہر سے رکھے گئے ہیں، ان کو میں فارغ کروں گا لیکن ابھی تک وہ لوگ جوں کے

توں انہی اپنی پوسٹوں پر کام کر رہے ہیں۔ تو مہربانی کر کے ذرا اس کی وضاحت کریں کہ آیا یہ آپ انصاف کے تقاضے پورے کریں گے جو ناانصافی میرے حلقے کے لوگوں کے ساتھ ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: علی امین گنڈاپور صاحب۔

جناب علی امین گنڈاپور (وزیر مال): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جو ہمارے معزز رکن ہیں، اس نے پہلا جو کوسچن کیا ہے، اس کے حوالے سے، کمپیوٹرائزیشن کے حوالے سے پہلے جو کام ہو رہا تھا یہاں پر، ہمارے صوبے میں، تو بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ ایسے برائے نام تھا اور اس میں جو چیز Follow بھی ہو رہی تھی، وہ اگر ہو بھی جاتی تو کوئی فائدہ نہیں تھا۔ ان شاء اللہ ہم نے بڑی محنت کی ہے اس کے اوپر، بڑا کام کر رہے ہیں، ہماری پارٹی کا سب سے پہلا ایجنڈا یہی تھا کہ ہم اس کو کمپیوٹرائز کریں گے، اس میں ہم نے تین مہینوں میں کافی ماشاء اللہ کام کر بھی لیا ہے اور آپ یقین رکھیں کہ جو جگہیں رہ گئی ہیں، ان کا Settlement بھی جلدی ہو جائے گا کیونکہ کمپیوٹرائز ہونے سے پہلے Settlement کرنا ضروری ہے ان کا، تو آپ یقین رکھیں کہ اس میں ان شاء اللہ جلد از جلد کام ہو رہا ہے اس کے اوپر اور ان شاء اللہ کوئی کمی اور غلطی بھی نہیں آنی چاہیئے، اس لئے تھوڑا ٹائم بھی لے گا، اس کے اندر تو ہم نے تین سے چار سال کا ان شاء اللہ پلان بنایا ہے، اس میں ہم پورا صوبہ ان شاء اللہ کمپیوٹرائز کر دیں گے اور جی آئی ایس کے اوپر۔ اور دوسری جو بات ہے، جہاں تک آپ نے سوال کیا ہے بھرتیوں کے حوالے سے، تو آپ سب ماشاء اللہ مینڈیٹ لیکر آئے ہوئے ہیں، جو بھرتیاں اس زمانے میں ہوئیں، ان کیلئے جواب دہ تو مجھے محکمے کی طرف سے ہونا پڑتا ہے کھڑے ہو کر لیکن نہ تو میں اس وقت موجود تھا اور نہ ہی جو سسٹم وہاں پر چلا ہے، میں اسکو یہ کہتا ہوں کہ وہ ٹھیک ہو گا یا نہیں ہو گا لیکن اس میں آپ نے جس طرح کہا، ان شاءاللہ میں نے مکمل طور پر انکوائری بیٹھا دی ہے، انکوائری کمیٹی اس پر بن چکی ہے، ان شاءاللہ اس پر کام کر رہی ہے اور آپ ان شاءاللہ تسلی رکھیں اس چیز کی کہ اگر اس وقت انہوں نے ڈومیسائل کی یہ شرط رکھی تھی کہ ڈومیسائل وہیں کا ہونا چاہیئے اور اس کے بعد انہوں نے ایسا کیا ہے تو یہ شکایت بہت سی محکموں میں آ رہی ہے ہمیں، مختلف محکموں میں اور جگہوں پر ایسا ہوا ہے لیکن میرا وعدہ ہے آپ سے ان شاءاللہ کہ محکمہ مال کے اندر اس وقت بھرتی میں اگر یہ شرط تھی

کہ ڈومیسائل اس جگہ کا ہونا چاہیئے توان شااللہ میں نکال دونگاان کو، فارغ کرنے میں میں بڑااچھاہوں ان شااللہ تعالٰی۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر340،جناب سرداراورنگزیب نلوٹھاصاحب۔

* 340 _ سرداراورنگزیب نلوٹھا: کیاوزیرماحولیات ازراہ کرم ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ آلودگی میں دن بدن اضافہ ہورہاہے جس کی وجہ سے کئی قسم کی بیماریاں جنم لے رہی ہیں;

(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہوتوسال 13-2014کے دوران ماحولیاتی آلودگی پر قابوپانے کیلئے کئے گئے اقدامات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

الحاج ابرارحسین(وزیرماحولیات): (الف) ہاں۔

(ب) پاکستان ماحولیاتی تحفظ ایکٹ 1997کے تحت ادارہ تحفظ ماحولیات کے فرائض:

a) ماحولیاتی اثرات کا جائزہ Environmental impact Assessment (EIA) ابتدائی ماحولیاتی چھان بین Initial Environmental Examination(IEE) پر نظرثانی کرنا،طریقہ کاروضع کرنااورراہنمائی کرنا،(دفعہ 12)

b) صنعتوں،شہری آبادیوں اور گاڑیوں سے مائع گیس کی صورت میں اخراج کیلئے قومی ماحولیاتی معیار National Environmental Quality Standards (NEQS)کی تیاری،نظرثانی اوراسکو لاگوکرنا،(دفعہ 14)۔

c) گاڑیوں سے نکلنے والے دھوئیں کی نگرانی(دفعہ 15) اب محکمہ ٹرانسپورٹ کومنتقل ہوچکاہے۔

d) ماحولیاتی آلودگی ختم کرنے کے لئے سروے،دیکھ بھال اور جانچ پڑتال کے لئے ایک نظام وضع کرنااور سالانہ ماحولیاتی رپورٹ شائع کرنا۔

e) عوام کوماحولیاتی آلودگی کے سلسلے میں تعلیم اور معلومات فراہم کرنا۔

سال 13-2014کے دوران ادارہ تحفظ ماحولیات کی طرف سے ماحولیاتی آلودگی پر قابوپانے کیلئے کئے گئے اقدامات:

عرض یہ ہے کہ سال 2014-13 کے سال میں ابھی دو مہینے ہوئے ہیں اور اب تک سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت فنڈز بھی مہیا نہیں ہوئے ہیں، تاہم پچھلے سال کے دوران ادارہ کی طرف سے کئے گئے اقدامات کے تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ صنعتوں کی نگرانی پاکستان ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے سیکشن 11 کو لاگو کرنے کیلئے باقاعدگی سے کی جاتی ہے اور سیکشن 16 کے تحت اس سیکشن کی خلاف ورزی کرنے والوں کو نوٹس اور ماحولیاتی تحفظ حکم (Environmental Protection Orders) جاری کئے جاتے ہیں، اس پر عملدرآمد نہ کرنے والوں کے کیسز تیار کر کے ماحولیاتی عدالت میں بھیجے جاتے ہیں۔ اب تک ماحولیاتی عدالت میں 670 کیسز داخل کئے جا چکے ہیں جن میں 530 کیسز کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

2۔ فضائی آلودگی کی نگرانی کیلئے ادارہ تحفظ ماحولیات کی چھت پر مسلسل فضائی ماحول کی نگرانی کا اسٹیشن قائم کیا گیا ہے جو کہ 24 گھنٹے نگرانی کرتا ہے اور اس سٹیشن سے حاصل شدہ معلومات کو روزانہ خبر نامہ کے دوران عوام کی آگاہی کیلئے نشر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پشاور میں دو مقامات پر ڈیجیٹل ڈسپلے بورڈ لگائے گئے ہیں اور مندرجہ بالا سٹیشن سے حاصل شدہ معلومات کو انہی ڈیجیٹل ڈسپلے بورڈ کے ذریعے عوام تک پہنچایا جاتا ہے۔

3۔ صنعتوں کی باقاعدہ نگرانی کے دوران پشاور، مردان اور نوشہرہ کے 60 بھٹہ خشت کا معائنہ کیا گیا، 40 بھٹہ خشت کے خلاف قانونی کاروائی کے سلسلے میں ماحولیاتی تحفظ حکم جاری کئے گئے۔

4۔ صوبائی حکومت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت ادارہ تحفظ ماحولیات ایک جدید آلات سے مزین لیبارٹری قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس میں ماحولیات سے متعلق ٹیسٹ کئے جائیں گے اور عوام کو بھی پانی کے معیار اور پانی سے لگنے والی بیماریوں میں کمی سے متعلق آگاہ کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں محکمہ ماحولیات کی طرف سے فشریز سنٹر شیر آباد پشاور میں زمین مہیا کی گئی ہے، عمارت کی تعمیر 90% مکمل ہو چکی ہے۔

5۔ صوبائی حکومت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت ادارہ تحفظ ماحولیات نے اپنے علاقائی دفاتر واقع ڈی آئی خان، مینگورہ اور ایبٹ آباد کی استعداد کار میں اضافہ کیلئے موبائل لیبارٹری اور دھواں ناپنے کیلئے جدید آلات فراہم کئے تاکہ ان علاقوں میں واقع کارخانوں، بھٹہ خشت اور وہاں پینے کے پانی کی نگرانی کر سکے اب تک 150 پینے کے پانی کے نمونے اور پانچ ماربل فیکٹریز سے نکلنے والے فاضل مائع کے نمونے حاصل کئے

گئے۔اس کے علاوہ 31 ہسپتالوں کے فاضل مواد کا تجزیہ کیا گیا،مزید ڈی آئی خان کے چاروں شوگر ملز کی چمنیوں سے نکلنے والے دھوئیں کا تجزیہ کیا گیا۔

5۔صوبائی حکومت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت ادارہ تحفظ ماحولیات نے گھروں اور ریسٹورنٹ کے کچن سے نکلنے والے دھوئیں کے تجزیہ کیلئے ایک پروگرام شروع کیا اور اب تک سوات سے 25 اور پشاور سے 50 نمونے لیے گئے۔

6۔بونیر میں واقع ماربل فیکٹریز سے نکلنے والے فاضل مادہ کو کارآمد بنانے کیلئے تجرباتی بنیاد پر ایک منصوبے کے تحت چند کارخانوں کو فاضل مادہ سے تعمیراتی بلاک بنانے کیلئے مشینیں، سیمنٹ اور ریت مہیا کئے گئے۔

7۔پاکستان ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے سیکشن 12 اور IEE/EIA Regulations-2000 کے تحت تمام ترقیاتی اور غیر ترقیاتی منصوبوں کیلئے ماحولیاتی اثرات کا جائزہ (EIA) اور ابتدائی ماحولیاتی چھان بین (IEE) کے متعلق رپورٹس ادارہ تحفظ ماحولیات میں منظوری کیلئے جمع کی جاتی ہیں۔ماحولیاتی اثرات کا جائزہ (EIA) رپورٹس کی نظرثانی کا عمل حکومت کیلئے آمدنی کا ایک ذریعہ ہے اور اس عمل کے ذریعے عوامی صلاح مشورہ سے منصوبے کے منفی اثرات کی تلافی کی جاتی ہے۔ادارہ تحفظ ماحولیات نے سال 2013-14 کے دوران اب تک 10 ماحولیاتی اثرات کا جائزہ (EIA) اور 23 ابتدائی ماحولیاتی چھان بین (IEE) کی نظرثانی کی ہے۔

عوام میں ماحولیاتی آگاہی پروگرام کے تحت مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں:

(i) چھاپ شدہ کاغذی مواد، مثلاً پوسٹرز، لیف لٹ، بیجز، ماحولیاتی کتابچے اور کلینڈرز تیار کئے گئے اور عوام میں تقسیم کئے گئے۔

(ii) چار ماحولیاتی اساتذہ (دو مرد اور دو خواتین) مختلف تعلیمی اداروں کے دورے کرتے ہیں اور وہاں ماحولیاتی مسائل کے تدارک کیلئے لیکچر دیتے ہیں اور ماحولیاتی کلب بناتے ہیں۔

(iii) اب تک پشاور میں 32 جبکہ ڈی آئی خان، چارسدہ، صوابی، مردان، کوہاٹ، سوات، ایبٹ آباد، اضلاع میں پانچ پانچ کلب بنائے جا چکے ہیں۔

(iv) فائبر گلاس سے بنے ڈسٹبن اور مختلف اقسام کے پودے نوشہرہ، چارسدہ، ڈی آئی خان، صوابی، سوات اور ایبٹ آباد اضلاع کے سکولوں میں قائم شدہ ماحولیاتی کلب میں تقسیم کئے گئے۔

(v) عالمی ماحولیاتی دن، عالمی یوم ارض اور عالمی دن برائے بائیوڈائیورسٹی باقاعدگی سے منائے جاتے ہیں۔ ہر سال ماحولیاتی مسائل پر دو ورکشاپ منعقد کئے جاتے ہیں۔

سیمینار

(1) حیات آباد میں کوڑے کرکٹ کو ٹھکانے لگانے کے موضوع پر ایک سیمینار منعقد کیا گیا اور پشاور یونیورسٹی میں قومی ماحولیاتی تغیراتی پالیسی کے موضوع پر ورکشاپ منعقد کی گئی۔

(2) عالمی ماحولیاتی دن، عالمی یوم ارض اور عالمی دن برائے بائیوڈائیورسٹی باقاعدگی سے منائے جاتے ہیں، ہر سال ماحولیاتی مسائل پر دو ورکشاپ منعقد کئے جاتے ہیں۔

(3) خیبر پختونخوا کی ماحولیاتی معلومات کے متعلق ورکشاپ۔

(4) خیبر پختونخوا میں تلف پذیر پلاسٹک بیگز کو متعارف کرنا۔

(5) اندرونی ہوائی آلودگی کے متعلق ورکشاپ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: محکمے نے بڑی تفصیل سے میرے کوئسچن کا جواب دیا ہے جی، میں بالکل اس جواب سے مطمئن ہوں اور چونکہ منسٹر صاحب کا تعلق بھی ہزارہ ڈویژن سے ہے، (مداخلت) ہں؟ ہزارہ ڈویژن سے تو انہوں نے یہ جو اسی میں کہا ہے جی کہ ___ میں مطمئن ہوں، ذرا ایک بات جو میں نے کرنی ہے -----

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! کوئی نظر میں فرق آگیا؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: (قہقہہ) یہ جو منسٹر صاحب نے اپنا جی سیمینار-----

جناب سپیکر: پھر کرلیں گے جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جو صوبے کے دوسرے حصوں میں سیمینار اور ورکشاپ حیات آباد میں اور دوسری جگہوں پر انہوں نے قائم کئے ہیں ماحولیاتی الودگی کیلئے، تو میں نے یہ بات اس لئے کی تھی کہ منسٹر صاحب کا ہزارہ سے تعلق ہے تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہزارہ میں بھی آپ کوئی اس طرح کا

ورکشاپ ایبٹ آباد میں، ہری پور میں یا بٹگرام کوہستان میں منعقد کروانے کا کوئی آپ کرتے ہیں، ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں رکھتے ہیں؟ ہونا چاہیئے یا نہیں ہونا چاہیئے، ہزارہ میں بھی آلودگی تو ہے۔

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب صاحبہ۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! میں ایک بات اس سے Related کرنا چاہونگی سر کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس سے Related ہے؟

محترمہ آمنہ سردار: اس سے Related ہے۔

جناب سپیکر: اچھا۔ جعفر شاہ صاحب۔ جعفر شاہ صاحب بات کرلیں گے، میڈم! آپ اس کے بعد جواب دیں گی۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ اس میں Last Session میں بھی یہ پوائنٹ Raise ہوا تھا، Environmental Protection Agency کے نام سے ایک ادارہ پچھلے دور میں قائم کیا گیا تھا اور ان کے کنٹریکٹ ایمپلائز، اس کا سیکرٹریٹ قائم ہوا تھا، چار اضلاع میں یہ کام کرتا تھا، پھر یہ ہوا کہ ان کو نوٹسز دیئے گئے اور میرے خیال میں منسٹر صاحب سے پوچھونگا کہ اس ایجنسی کا کیا ہوا، EPA کا، کیا وہ ابھی بھی موجود ہے یا ان تمام کے کنٹریکٹس ختم کرکے ان کو فارغ کیا گیا؟ یہ ان کا کام ہے۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب! اس کے ساتھ وہ Related نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: یہ ان کا کام تھا۔

جناب سپیکر: نہیں، ان کا کام ہے لیکن 'پراپر' تیاری کے ساتھ آنا پڑتا ہے نا، یہاں پر جواب دینے کیلئے پراپر تیاری کرنی پڑے گی تو میں صرف میڈم کو کہونگا کہ نلوٹھا صاحب کی جو بات ہے، آپ اس کو Respond کریں۔ اچھا جی، آمنہ سردار۔

محترمہ آمنہ سردار: سر، یہ فورتھ نمبر پوائنٹ ہے: خیبر پختونخوا میں تلف پذیر پلاسٹک بیگز کو متعارف کرانا، تو یہ کہاں کرائے گئے ہیں؟ اس کا میں جواب چاہتی ہوں۔ اگر کرائے گئے ہیں تو ہمارے علم میں لایا جائے، اگر نہیں کرائے گئے تو پلیز عنقریب کرایا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: جناب سپیکر، میں سب سے پہلے تو معزز رکن کی شکر گزار ہوں کہ وہ اس سوال سے مکمل طور پر مطمئن ہیں، ان کی خوشی کیلئے یہ بھی کہوں کہ وزیر کا تعلق بھی ہزارہ سے ہے اور ان شااللہ پارلیمانی سیکرٹری کا تعلق بھی ہزارہ سے ہے (تالیاں) تو اس لئے آپ بالکل فکر نہ کریں، ہزارہ کے جو Interests ہیں، اس کو باقی صوبے کی طرح مکمل طور پر Defend کرینگے، بالکل آپ جب بھی کہیں، یہ سیمینار ہم ڈویژن ہیڈ کوارٹر ایبٹ آباد میں یا کسی اور علاقے میں منعقد کرنے کیلئے بالکل ہمہ وقت تیار ہیں۔ جو ماحولیات کے حوالے سے دن آرہے ہیں Important، وہ تو اب 21 اپریل کو آپ کا Earth Day ہوگا یا آپ کے Environment Day جون میں ہوتا ہے، 22 مئی کو آپکا Bio Daiversty Day ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی Awirness Compaign کیلئے ہر وقت جب بھی معزز رکن Suggest کرینگے، یہ سیمینار ان شاءاللہ تعالیٰ ہم کرائیں گے۔ جہاں تک تعلق ہمارے معزز فاضل رکن جعفر شاہ صاحب کا، تو EPA بالکل موجود ہے اور اس کے جو علاقائی دفاتر ہیں، ان کی سمری ہم نے اس کیلئے وزیر اعلیٰ کو بھجوائی ہوئی ہے، آپ یہ بھی جانتے ہونگے کہ اس سے پہلے Environmental Protection Agency, Pakistan Environmental Protection Act, 1997 کے تحت چل رہی تھی، اٹھارہویں ترمیم کے بعد اب یہ صوبے کے پاس ہے، اس کی ہم لیجسلیشن کر رہے ہیں، ڈرافٹ بل Already submite ہوگیا ہے، وزارت قانون کے پاس ہے اور ان شاءاللہ تعالیٰ بہت جلدی اس پر عمل پیرا ہو کے آپ کی اپنی جو ایجنسی ہے، مکمل طور پر تمام جتنی Aspects ہیں انوائرنمنٹ کے حوالے سے، وہ ہم Cover کر رہے ہیں۔ آپ کے جاننے کیلئے میں یہ بھی بتاؤں کہ EPA کے حوالے سے ہمارا جو ایک Multinational agreement ہے، NEA، National Environment Agreement جس کی گورنمنٹ آف پاکستان Signatory ہے، اس پر عمل درآمد کرنے کیلئے تاکہ جو جو حکومت پاکستان نے Comit کیا ہے، اس کے اوپر عمل درآمد میں اپنا حصہ ڈالنے کیلئے ہم یہاں پر ایک Cell ان شاءاللہ اس سال جو ہے، کرنٹ پروگرام میں ہم نے تجویز کیا ہے، وہ ہم ڈالیں گے، وہ ہم بنائیں گے تاکہ ہم اس کو باقاعدہ Gauge کریں اور یہ صرف کتابوں میں لکھی بات نہ ہو، چونکہ ماحولیات ہم سب

کیلئے ہمارے آنے والی نسلوں کیلئےانتہائی اہم ہم سمجھتے ہیں کہ اس سے Economy, social development، یہ تمام چیزیںCoverہوتی ہیں۔ جہاں تکBiodegradable bagsہیں، میں اپنے ممبر کو یہ بتاؤں کہ اس پر کام شروع ہو گیاہے،اس کیلئے بھی ہم نے مختلفSamplingکی ہےاوران شااللہ یہBags جلد ہم اس کو متعارف بھی کرینگے اور عوام الناس تک لیکر جائیں گے۔ یہ پروگرام جو ہے، پراجیکٹ ہے، اگر آپ اس میں مزید ڈیٹیل جاننا چاہتے ہیں تواس کے متعلق ہم یا محکمہ آپ کو بریف بھی کرسکتاہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: دیکھو جی،اس کے مطابق جائیں گے۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر! ایک منٹ، میں سمجھ رہاہوں کہ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں یہ سمجھ رہاہوں کہ یہ وزیر اور وزیرنی دونوں کا تعلق ہزارہ ڈویژن سے ہے تو ہمارا بہت استحصال ہوا ہے، یہ دوسرے اضلاع کا، یہی بس آپ کے نوٹس میں لاناتھا۔

(ہنسی)

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر341،جناب سرداراورنگزیب نلوٹھاصاحب۔

* 341 _ سرداراورنگزیب نلوٹھا: کیاوزیرایکسائزاینڈ ٹیکسیشن ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ غیر قانونی گاڑیاں امانتاً تحویل میں لیتاہےاور عدالتی فیصلے میں غیر قانونی قرار دینے کے بعدان گاڑیوں کونیلام یاسپرداری پر دیتاہے؛

(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہو تو:

(1) گزشتہ چار سالوں کے دوران کتنی گاڑیاں تحویل میں لی گئی ہیں،ان کی قسم،ماڈل،تاریخ تحویل اور کس کے زیر استعمال ہے، کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(2) حکومت غیر متعلقہ افراد کو گاڑی دینے،امانت میں خیانت کرنے والے اہلکاروں کے خلاف کارروائی کرنے کاارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

میاں جمشید الدین (مشیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): (الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن گاڑیوں کو خود نیلام نہیں کرتا بلکہ ضبط شدہ گاڑیوں کو نیلام کرنے کیلئے محکمہ انتظامیہ کے سپرد کرتا ہے۔ محکمہ ہذا کے پاس سپرداری کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

(ب) (1) گزشتہ چار سالوں کے دوران محکمہ ہذا نے 685 گاڑیاں پکڑیں جو کہ مختلف ماڈل کی ہیں۔ ارکان اسمبلی میں کوئی معزز رکن اسمبلی اگر تفصیل ملاحظہ کرنا چاہتا ہے تو پوری تفصیل Excise Warehouse میں موجود ہے۔

(2) الاٹ شدہ گاڑیوں کے حوالے سے کیس پشاور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے اور عدالت عالیہ کے حکم پر 62 گاڑیاں غیر متعلقہ افراد سے واپس کر کے Excise Warehouse میں کھڑی کی گئی ہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ اس میں جو جواب دیا گیا ہے، یہ بالکل مکمل نہیں ہے اور حقیقت کو چھپایا گیا ہے۔ تو اس میں دو چیزیں انہوں نے جواب میں لکھی ہیں کہ محکمہ ہذا نے 685 گاڑیاں پکڑی ہیں جو کہ مختلف ماڈل کی ہیں، ارکان اسمبلی میں کوئی معزز رکن اسمبلی اگر تفصیل ملاحظ کرنا چاہتا ہے تو پوری تفصیل Excise Warehouse میں موجود ہے جبکہ میں نے سوال میں ان سے تفصیل مانگی تھی تو انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ میں نے ان سے کہا تھا کہ یہ جو گاڑیاں ہیں، یہ امانت کے طور پر ہیں اور اس میں خیانت کرنا محکمے کے اہلکاروں کو حق نہیں پہنچتا ہے، تو انہوں نے کہا ہے کہ جی بعض گاڑیاں چند لوگوں کے استعمال میں تھیں، عدالت کے حکم پر وہ متعلقہ افراد سے واپس لی گئی ہیں۔ تو یہ نہیں بتایا گیا کہ متعلقہ افراد کون تھے جو ان گاڑیوں کو استعمال کر رہے تھے اور کتنا عرصہ انہوں نے استعمال کی ہیں؟ تو میں یہ گزارش کرونگا جناب سپیکر صاحب! کہ ـــــ

جناب سپیکر: میں سردار صاحب! آپ سے ریکویسٹ ایک دفعہ پھر کرونگا کہ آپ اپنا کوسچن ایک دفعہ پھر دہرائیں تاکہ جو ہمارا Concerned Minister ہیں، وہ Proper سمجھ لیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر، میری یہ گزارش ہے کہ آپ ایک کمیٹی تشکیل دیں، بالکل میرا نام اس کمیٹی میں نہ ہو گا۔

جناب سپیکر: یہ ایک دفعہ پھر دہرائیں جو آپ کہنا چاہتے ہیں، ایک دفعہ پھر دہرائیں۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: میں دوبارہ لے آؤنگااور میری یہ گزارش ہوگی جی کہ میرا کوئسچن ہے، اگر آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دہرائیں۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: ابھی دہراؤں؟

جناب سپیکر: جی جی۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: جی میں نے یہ سوال جناب، جو پوچھا تھاان سے کہ گزشتہ چار سالوں کے دوران کتنی گاڑیاں تحویل میں لی گئی ہیں، ان کی قسم، ماڈل، تاریخ تحویل اور کس کے زیر استعمال ہیں، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ تو انہوں نے جو جواب دیا ہے جی، گزشتہ چار سالوں کی دوران محکمہ ہذا نے 685 گاڑیاں پکڑی ہیں جو کہ مختلف ماڈل کی ہیں، ارکان اسمبلی میں کوئی معزز رکن اسمبلی اگر تفصیل ملاحظہ کرنا چاہتا ہے تو پوری تفصیل Excise Warehouse میں موجود ہے، یعنی سوال کے جواب میں تفصیل دینا انہوں نے گوارا نہ کی اور کہا کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: کوئی ارکان اسمبلی اگر تفصیل دیکھنا چاہتا ہے تو Warehouse میں چلا جائے تو یہ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ممبران اسمبلی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کو بات کی سمجھ آگئی؟ میں تھوڑا اس کو، ایک تو یہ ہے کہ کوئسچن میں تفصیلی جواب نہیں ہے۔

مشیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: بالکل جی۔

جناب سپیکر: آپ کا جو ڈیپارٹمنٹ انچارج ہے، ایک سیکرٹری ہے، جو بھی ہے اس کو بالکل کلیئر کٹ بتائیں کہ جو اسمبلی سے کوئسچن آئے اس کو Properly handle کریں اور Proper جواب دیں۔

مشیر ایکسائز اینڈ ٹیکسشن: ان شاءاللہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا جی۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: Warehouse کی جو انہوں نے بات کی ہے، مہربانی کرکے آپ ایک کمیٹی تشکیل دیں جو Warehouse کا ویزٹ کرے اور نیا کوئسچن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ سے ریکویسٹ کرونگا نلوٹھا صاحب! Basically ان شاءاللہ تعالیٰ یہ کوشش کریگا، اس دفعہ تھوڑا گزارہ کرلیں، گزارہ کرلیں تھوڑا۔ (شور) سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، ډیپارټمنټ سره Related یوه ډیره زیاته اهم خبره ده او میاں صاحب که توجه وکړی، غالباً میاں په نالج کښې هم راوستل غواړم او بیا د حکومت په نالج کښې هم راوستل غواړم۔ د ډیرو ورځو نه پنجاب ته چې زمونږ د صوبې چې څومره هم ګاډی ځی، د پیښور نمبر وی یا زمونږ د دې صوبې د نورواضلاع نمبر وی نوزما به خواست وی حکومت ته چې هغه ګاډی چې دی، په پنجاب کښې ټریفک والا او هغه پولیس ئے ډیر زیات تنګوی او بغیر د څه وجې نه ئے تنګوی، نو زما به حکومت ته داخواست وی چې دا ډیره زیاته سنجیده مسئله ده، که دا د پنجاب حکومت سره Take up کړی نوزما یقین دا دے چې ډیره زیاته اسانتیا به شی او معلومه دا شوه چې هلته زمونږه کوم ګاډی ځی، د هغوی ګناه صرف دا وی چې د هغوی نمبر زمونږ د صوبې وی یاد پیښور وی یاد چارسدې نمبر وی یا د نوښار نمبر وی، د دې صوبې نمبر وی نو زما به میاں صاحب ته خصوصی دا درخواست وی چې د پنجاب حکومت سره دا خبره Take up کړی نو ډیره زیاته مهربانی به وی۔

جناب سپیکر: اسرار گنڈاپور صاحب، چونکہ آپ Legal Expert ہیں تو آپ اس حوالے سے Comments کریں کہ جو کہتے ہیں کہ ہماری گاڑیاں ادھر جاتی ہیں، اس کے بارے میں۔۔۔۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): بالکل جو انہوں نے کہا ہے، اگر اس طریقے سے کوئی Discrimination ہو رہی ہے جو کہ یقیناً جیسا کہ آنریبل ممبر صاحب کہہ رہے ہیں، ان کے نوٹس میں ہوگی تو بالکل محکمہ بھی اس کا نوٹس لے گا اور اگر ضرورت محسوس کی گئی تو اسمیں ہم ریزیلوشن بھی لا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 341 تو ہو گیا نا جی۔ ہاں جی، کوئسچن نمبر 357: مفتی سید جانان صاحب۔

* 357 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2008 تک صوبے کے مختلف اضلاع میں پٹواری بھرتی کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سالوں کے دوران جن جن اضلاع میں پٹواری بھرتی کئے گئے ہیں، ان کے نام، کاغذات، ٹیسٹ وانٹرویو بمعہ میرٹ لسٹ کی کاپی ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب علی امین گنڈاپور (وزیر مال): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 2008 سے سال 2012 تک صوبہ خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں جو پٹواری بھرتی کئے گئے ہیں ان کی تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی۔

مفتی سید جانان: زه خو جی دا گزارش کوم چې دا کومه محکمه وی، دا د ایوان استحقاق مجروح کوی هغه ځکه پرون نه هغه بله ورځ د سوالونو په اخره کښې لیکلی وو چې "جواب دینا حکومت کا کام ہے، ہمارا نہیں ہے" په ایجنډې باندې به موجود وی، بیا نن نلوټها صاحب په سوال کښې وائی چې ممبر د هلته لاړ شی، دغه د وگوری او ما جی چې کوم سوال کړے دے، په دغه سوال کښې ما نام، پته او د ټیسټ او دانټرویو کاغذات، میرټ لسټ او دا مې سیریل وائز غوښتی دی۔ که تاسو جی دا سوال وگورئ په دیکښې صرف نومونه ماته راکړی دی۔ آیا دا ممبران به کوم ځائے ته ځی، دا به چا ته وائی او مطلب دا دے زه به تپوس د یو شی کوم او ما ته به جواب د بل شی ملاویږی؟ او سپیکر صاحب! زما به تاسو ته دا گزارش وی چې دا د حکومت اولنے وخت دے، که دا حکومت داسې دا محکمې غیر ذمه دارانه رویه اختیار وی، دا زمونږ لا سل ورځې نه دی مکمل شوی، دا به مونږه پینځه کاله تیروؤ، بیا به دا محکمې زمونږ سره څه کوی؟ زما به تاسو ته دا گزارش وی چې دا کومې محکمې دا سوال رالیږلے دے، دا غیر مکمل دے او د دغه محکمې د ذمه دار خلاف د کارروائی وکړې شی او دا سوال مکمل نه دے او آئنده د دا نوټس ورکړے شی چې داسې غیر ذمه دارانه رویه د نه اختیاروی۔

جناب سپیکر: دا بالکل دا تاسو چې کومه نکته وچته کړې ده۔ علی امین صاحب!

(مداخلت) نہیں، آپ جواب دیں لیکن یہ دیکھیں کہ یہ کوئی جواب نہیں ہے۔

جناب علی امین گنڈاپور (وزیر مال): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہں جی، ایک منٹ جی، مجھے چھوڑیں، مجھے چھوڑیں۔ جواب اس طرح نہیں ہے نا علی امین! جو بھی جواب دے، میں نے خود دیکھا ہے، ہم تو کوئی وہ اندھے نہیں ہیں نا، جو کوئی بھی جواب دے، Proper detail سے دے اور یہ اسمبلی کے ڈیکورم کا خیال رکھیں، بات کریں۔

سید محمد علی شاہ باچا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، محمد علی شاہ باچا۔

وزیر مال: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: محمد علی شاہ صاحب کے بعد آپ بات کر لیں۔

سید محمد علی شاہ باچا: دا جی دیکبنې دا سیریل نمبر 12 که تاسو وګورئ، د سټرکټ چترال جی، دیکبنې لیکلی دی: چونکہ چترال غیر بندوبستی علاقہ ہے، سال 2008 سے 2012 تک کوئی پٹواری نہیں بھرتی کئے گئے ہیں۔ او بیا سیریل نمبر 24 ته راشئ، ملاکنډ جی، زمونږ ضلع هم غیر بندوبستی ده خو دیکبنې کم از کم دس پټواریان بهرتی شوی دی نو چې هغې کبنې نه بهرتی کیږی نو دیکبنې ولې بهرتی شوی دی جی؟

جناب سپیکر: علی امین صاحب۔

جناب علی امین گنڈا پور (وزیر مال): بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ تھینک یو، سپیکر۔ جہاں تک انہوں نے بات کی ہے، ہمارے معزز رکن نے غیر ذمہ داری کی، اس جواب میں کوئی بھی غیر ذمہ داری نہیں ہے کیونکہ انہوں نے جو پوچھا ہے پٹواریوں کی میرٹ لسٹ کے حوالے سے اور ان کی بھرتی یا ٹیسٹ اور انٹرویو کے حوالے سے، تو یہ پالیسی نہ میں نے بنائی ہے اور نہ اس محکمے نے، یہ بہت پہلے سے چل رہی ہے کہ پٹواری جب اپنا کورس کر لیتے ہیں، اس کورس کو کرنے کے بعد وہیں پہ ان کی میرٹ لسٹ بنتی ہے، اپنے نمبروں کے حساب سے اور اس کے بعد ٹیسٹ اور انٹرویو کی اس لسٹ کی بجائے ڈائریکٹ ہی ضلع کے حساب سے بھرتی ہو جاتی ہے۔ تو اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ نظام غلط ہے اور غلط پہلے سے آرہا ہے تو یہ بہت بڑا کورم ہے، یہاں پہ آپ اس کو اٹھا لیں، اس سسٹم کو آپ Change کر لیں، مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے اور باقی جو آپ نے تفصیل مانگی تھی، وہ تفصیل اس لئے یہاں پہ موجود ہو ہی نہیں سکتی ہے اور جہاں تک ان کے ایڈریس کا تعلق ہے تو چونکہ اتنے کم ٹائم میں تمام ڈپٹی کمشنرز سے رابطہ کر کے ان سے لینا Possible نہیں ہو گا تو ان شاء اللہ

ہمارے بھائی ہیں، ہمارے معزز ہیں، ہم معافی بھی مانگتے ہیں ان سے، اگر ہم سے کوئی کوتاہی ہوئی ہے، غلطی ہوئی ہے، تو آپ کو وہ مل جائیں گے ان شاءاللہ۔

مفتی سید جانان: خو زه جی دا خبره کوم چې اخر مطلب دا دے خلق وائی چې "وهم د کوم ځائے او ډب د کوم ځائے کېنې خېژی" جی، ما جی سوال کېنې اسانه خبره غوښتې ده، نوم، کاغذات، ټیسټ او انټرویو، میرټ لسټ. مخکښې جی دې اسمبلی کښې دا دستور چلیدلے دے، که یو شے به مطلب دا دے د ډیر حجم وو، ډیر کاغذونه به وو، نه به شو راوړلے، بیا به تاسو ته کیښودل او سیکرټری صاحب ته به کیښودل او منسټر صاحب ته به کیښودل، د یو درې کسانو مخې ته به کیښودل چې دا ټولې اسمبلۍ ته مونږ نه شو ورکولے، په دې خرچه راځی خو دغه کسانو ته خو ته هم ورکړے دے جی کنه، ما ته نه دے ملاؤ، تاسو ته نه دے ملاؤ، سیکرټری صاحب ته نه دے ملاؤ، منسټر صاحب سره نشته دے، کوم ځائے ته به مونږ جی ځو، چا ته به وایو، زما به دا ګزارش وی، دا غیر ذمه دارانه رویه ده جی، دا د کمیټۍ ته لاړشی یا تاسو Direction وکړئ چې چا غفلت کړے دے مطلب دا دے د هغوی خلاف د کارروائی وشی۔

جناب سپیکر: بالکل زه یو ریکوسټ کوم ټول Concerned Ministers ته چې دا اسمبلی زمونږ د پاره ډیر محترم ده او دلته چې کومه قانون سازی کیږی یا دلته د معزز ممبران کوم ډیمانډ وی معلوماتو حوالې سره، نو پکار ده چې د هغې Proper information راځی، نو مهربانی کوئ چې Proper تیاری کوئ او خاصکر دا د منسټر Responsibility ده چې هغه د اسمبلۍ په فلور باندې چې څه ډیمانډ شوے وی، د هغې مطابق جواب ورکړی۔ علی امین صاحب! آپ، یہ محمد علی شاہ باچا! آپ پھر کو سپیکن اپنا کر لیں تاکہ ان کو Remind ہو جائے۔ یہ کھول لیں، اپنا ساؤنڈ سسٹم۔

سید محمد علی شاہ باچا: انہوں نے چترال کا دیا ہے کہ چونکہ چترال غیر بندوبستی علاقہ ہے اور سن 2008 سے 2012 تک کوئی پٹواری بھرتی نہیں ہوا۔ غیر بندوبستی علاقه زمونږه ملاکنډ هم ده جی، اور اس میں کوئی دس پٹواری جو لسٹ میں ہیں، دس پٹواری بھرتی کئے گئے ہیں، نو یو علاقه غیر

بندوبستی علاقه ده، هغې کښې یو هم نه کیږی او بله غیر بندوبستی علاقه،اس میں دس بندے بھرتی ہوئے ہیں۔

جناب حبیب الرحمان خان(زکواۃ وعشر): جناب، زه جواب د رکوم جی۔

جناب سپیکر: یہ ان کے ڈیپارٹمنٹ کا ہے نا، یہ جواب دیدیں گے۔ چلو پہلے یہ بات کر لیں، پھر آپ وضاحت کر لیں۔ یہ Concerned Minister ہیں، ابھی وضاحت کرتے ہیں، اگر کوئی رہ جائے تو۔۔۔

وزیر برائے زکواۃ وعشر: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔۔۔۔۔

وزیر مال: پہلے میں دیدوں، پھر آپ دیدیں۔

وزیر برائے زکواۃ وعشر: میں جواب دیتا ہوں لیکن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: علی امین صاحب، علی امین صاحب، علی امین صاحب! جواب دیں۔

وزیر مال: جہاں تک ان کے پہلے سوال کا تعلق ہے تو دوبارہ میں وضاحت کرتا ہوں کہ جو غلطی رہ گئی ہے، وہ ان شاءاللہ تعالیٰ پوری کریں گے ہم اور ان شاءاللہ آپ کو مزید بھی تفصیل سے ملے گا دوبارہ اور جہاں تک اس بھائی نے کہا ہے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک کام کریں، اس طرح ہے کہ آپ مفتی جانان صاحب اور محترم محمد علی شاہ باچا کے پاس اس کے بعد بیٹھ جائیں اور ان کو مطمئن کریں۔

وزیر مال: توجوان کا سوال ہے سر، اس کے حوالے سے۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Okay، آئندہ کیلئے آپ۔۔۔۔۔

وزیر مال: اور آپ کا جو سوال ابھی آیا ہے، آپ اس کو باقاعدہ سوال بنا کر دیدیں، ڈیٹیل آپ کو مل جائے گی۔

جناب سپیکر: یہ کہتے ہیں کہ آپ مجھ سے اس کے بعد مل لیں تاکہ میں مطمئن کروں آپ کو۔

(قطع کلامیاں)

سید محمد علی شاہ باچا: سر، یو علاقه کبنې بندوبست نشته هغې کبنې پټوا ریان نه بهرتی کیږی او بله علاقه کبنې پټواریان، دا خو کلیئر کټ، اس میں کوئی نئے کوئسچن کی تو بات ہی نہیں ہے۔

وزیر مال: تو میرے بھائی، سن تو لیں بھائی، میں نے یہ کہا ہے کہ ایک سوال تھا، اس کا انہوں نے کہا کہ Incomplete ہے ابھی تک، مکمل نہیں ہے، اس کو بھی پورا کر دیں گے۔

سید محمد علی شاہ باچا: یہ تو Simple-----

وزیر مال: اس کا نکتہ آپ نے نکالا ہے بیچ میں، ایک اور نکتہ، ملاکنڈ میں بھرتی میں نے نہیں کی تھی، میں چیک کر لوں گا، آپ دوبارہ سوال بھی کر لیں گے، میں آپ کو مطمئن بھی کر دوں گا، نہ ہی بھرتی میں نے کی ہے میرے بھائی، سوال میں سوال نکال رہے ہو۔

جناب سپیکر: نہیں ایک منٹ، یہ چونکہ آپ کا ضمنی کوئسچن ہے، اس کے اندر تو نہیں ہے یہ کوئسچن نا؟

وزیر مال: نہیں ہے نا اس کے اندر، سر۔

جناب سپیکر: اگر اس کی کوئی تیاری نہیں ہے تو آپ اس کو ٹائم دیں، یہ آپ کو Explain کرے گا۔

سید محمد علی شاہ باچا: دیکبنې څه داسې دغه خبره خو به نه وی، Simple خبره ده، Simple جی۔ یو کبنې دا لیکلی دی کنه سپیکر صاحب، یو ځائے کبنې منسٹر----

وزیر مال: سپیکر صاحب! اس وقت میں منسٹر بھی نہیں تھا، پتہ کروں گا محکمے سے اور پھر جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: ہاں ہاں۔

سید محمد علی شاہ باچا: جناب سپیکر، یو ځائے کبنې بندوبست نشته جی، هلته بهرتیانې نشته دی، په بل ځائے کبنې هم بندوبست نشته او هلته لس پټواریان بهرتی کوی، دا خو کلیئر کټ دغه دے چې ولې هلته بهرتی کړی دی؟

جناب سپیکر: اصل میں بات یہ ہے علی، میری بات سنیں، میں آپ کو جواب دیتا ہوں، آپ سنیں، اس کا یہ کوئسچن ہے کہ چونکہ ایک جگہ ایک طرح کرتے ہیں اور دوسری طرف وہی ہے تو کیوں چترال میں اس طرح ہوا ہے؟ اس کو Explain کریں۔

سید محمد علی شاہ باچا: دونوں علاقے غیر بندوبستی ہیں مگر ایک جگہ پر بھرتی ہو رہی ہے اور دوسری پہ نہیں ہو رہی، کیوں؟

وزیر مال: سر، یہ ایسا ہے سر، یہ 2009ء میں بھرتی ہوئے ہیں، 2010ء میں بھرتی ہوئے ہیں، اس وقت میں منسٹر نہیں تھا، آپ نے سوال کے اندر سے سوال نکالا ہے، میں چیک کر لوں گا کہ مالاکنڈ اگر اس طرح ہے، تو کیوں بھرتی ہوئی؟

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مطلب ہے کہ ان کے پاس ابھی اس وقت انفارمیشن نہیں ہیں، انفارمیشن لیکر آپ کو جواب دیں گے۔ ارباب صاحب ابھی ہم آگے کی طرف جاتے ہیں، یہ کوسچن ختم ہو گیا۔ ابھی کچھ leave applications ہیں، یہ Leave applications کر لیتے ہیں، اس کے بعد آپ کو، ٹھیک ہے۔ یہ چند Leave applications ہیں، یہ ڈیکورم کا خیال رکھیں، مہربانی کریں دیکھیں، یہ ہمارا پشتو کا جرگہ ہے، ارباب صاحب بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، آپ کو موقع دیں گے۔ نہیں آپ نے اگر کچھ پوچھنا ہے تو آپ باقاعدہ Written میں بھیج دیں، آپ بیٹھ جائیں نا جی، آپ بیٹھ جائیں۔

(قطع کلامیاں)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کیلئے درخواستیں ہیں۔ وہ 'کوسچنز آور' ختم ہو گیا جی۔ جناب شکیل احمد صاحب، سپیشل اسسٹنٹ 13-9-2013 کیلئے، محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، ایم پی اے 13-9-2013 کیلئے، جناب فضل کریم صاحب، ایم پی اے 13-9-2013 کیلئے، جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ، سینیئر منسٹر 13-9-2013 کیلئے۔ میں سب کی Applications اپنی اسمبلی کے سامنے رکھتا ہوں، چھٹی کیلئے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Mr. Munawar Khan, Advocate, to please move his privilege motion No. 4, in the House.

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو، سر۔ سر، میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ڈی ای او، لکی مروت، تاج علی خان سے ایک ملاقات میں کلاس فور کے بارے میں میں نے پوچھا تو ڈی ای او صاحب نے میرے سوال کا جواب دینے کی بجائے نہایت گستاخانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے کہ میں یہاں تبلیغ کرنے کیلئے، جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا جی، اچھا۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سوال کا جواب دینے کی بجائے نہایت گستاخانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے کہ میں یہاں تبلیغ کرنے کیلئے نہیں ہوں اور میں وہی کروں گا جو میری مرضی ہو گی، اگر میں غلط کام بھی کروں۔ تو سر، اس سلسلے میں آپ لوگوں کی حکومت میں ڈی ای او سے انفارمیشن اور اس قسم کا جواب گستاخانہ رویہ، تو کیا سر ایک ایم پی اے کا یہ بھی حق نہیں ہے کہ وہ ان سے یہ پوچھے کہ آپ نے جو بھرتیاں کی ہیں، یہ کیسے کی ہیں؟ تو جواب مجھے یہی ملتا ہے اور اس کا Behaviour سر، تو کم از کم سر میری ریکوسٹ ہے کہ سر یہ Concerned committee کو، استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جائے تا کہ وہاں پہ اس کی Detailed report آجائے سر۔

جناب سپیکر: گنڈاپور صاحب۔

وزیر قانون: سر ہمارے آنریبل ممبر صاحب۔۔۔۔۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر، میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی، اس سے Related؟

وزیر قانون: سر، ان کی موشن ختم ہو جائے، پھر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس سے Related ہو ارباب صاحب، یہ چونکہ اس کی پریولج موشن ہے تو یہ اس کا جواب دے دیں، پھر آپ کو۔

ارباب اکبر حیات: سر، میں بھی کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کو موقع دیں گے، جتنا آپ بول سکتے ہیں بولیں گے، میں بھرپور موقع دوں گا، آج ہی دوں گا۔

وزیر قانون: سر، اس میں گزارش یہ ہے کہ آنریبل ممبر ہماری گزشتہ اسمبلی میں بھی ہمارے ساتھ پریویلج کمیٹی میں تھے، سر! یہ کس Rule کی اس نے خلاف ورزی کی گئی ہے کہ یہ اس پہ اتنے غصہ ہو رہے ہیں؟

جناب منور خان ایڈووکیٹ: رولز کی بات نہیں ہے سر، پریویلج موشن جب اس قسم کی آتی ہے تو یہ کلیئر کٹ، جب آفیسر کا Behaviour ایک ایم پی اے کے ساتھ اس طرح کا ہوتا ہے، میں سر یہی کوسچن آپ کے سامنے لا رہا ہوں کہ سر، ان کا Behaviour جو کہ ایک ایم پی اے کا پریویلج ہے کہ کم از کم ان کو صحیح طریقے سے جواب دے اور اس کا لہجہ جو میں سر آپ کو بتا رہا ہوں، اس لہجے کے خلاف کم از کم میں، یہ لاء منسٹر صاحب جو لاء کی بات کر رہے ہیں سر، اس قسم کی۔۔۔۔

وزیر قانون: سر، میرے لئے تو قابل احترام ہیں سر۔

جناب سپیکر: جو بھی جواب ہو، وہ جو بھی ہو لیکن Explain کرنا چاہیئے، مطمئن کرنا چاہیئے اور Proper information دینی چاہیئے، یہ اس کی Responsibility ہے۔

وزیر قانون: نہیں سر، میرے لئے قابل احترام ہیں، میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ استحقاق ایکٹ موجود ہے، اگر کسی کو ہم بلاتے ہیں تو استحقاق ایکٹ کے نیچے سزائیں ہوتی ہیں، میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ کس Rule کی خلاف ورزی، میرے لئے تو قابل احترام ہیں، اگر کہتے ہیں آنکھیں بند کر لیں تو میں بند کر لیتا ہوں۔ (قہقہے) ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جو Legal opinion رکھتے ہیں، اس پہ اپنا پوائنٹ دیدیں، کیا۔۔۔۔

جناب سردار حسین: بالکل دا خو مونږ اسرار خان چې دے هغه 'لاء ایکسپرټ' دے، زما دا خیال دے چې زمونږ معزز رکن وو، بیا د عمر په لحاظ باندې هم هغه مشر دے، که په دې هاؤس کښې هغه یو نکته دا سې راوړه چې یو افسر هغه سره Misbehave کړے دے نو که زه د اسرار خان نه دا تپوس وکړم چې د کوم Rule مطابق هغه دا Misbehave کړے دے نو بیا به ما له اسرار خان د دې خبرې جواب را کړی؟ زما یقین دا دے چې د دې د پاره۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ سے ایک ریکوسٹ کرتا ہوں، آپ مجھے Legally بتائیں۔۔۔۔

جناب سردار حسین: نه سپیکر صاحب، دا خو نن یو مشر سره دا سې خبره وشوه په دې هاؤس کښې، سبا، نه جی نه-----

جناب سپیکر: میری بات سنیں، پھر آپ بات کر لیں نا جی، میں صرف اتنا کہتا ہوں کہ آپ مجھے بتائیں کہ ہمارے پاس کیا پریویلج ہے یا کس اس پہ کر سکتے ہیں؟ وہ مجھے آپ Explain کر لیں۔

جناب سردار حسین: زه جی دا نه وایم، زه جی دا نه وایم چې اوس دې حکومت پا څی او د هغه د Suspension وکړی یا د د هغه Termination وکړی خو که یو معزز ممبر یو خپله Plea د لته راوړی، یو خپل شکایت د لته راوړی او د حکومت د طرف نه دا سې جواب راځی نو زما یقین دا دے چې دا به د بنه ماحول د پاره بنه خبره نه وی-----

جناب سپیکر: میں تو آپ کو گارنٹی کرتا ہوں۔

جناب سرادار حسین: پکار دا دے چې دا Honour کوی او پریویلج کمیټۍ ته دا حواله شی۔

جناب سپیکر: میں تو آپ کو گارنٹی کرتا ہوں کہ میں کسی بھی اپنے معزز ممبر کے بارے میں کوئی Compromise نہیں کروں گا، میں صرف آپ سے Technically advice چاہتا ہوں کہ اس سے کیا؟ میں مشتاق غنی صاحب سے، چونکہ اس کے ساتھ ایک Relation ہے تو اس پہ آپ Comments کریں، پھر آگے ہم-----

جناب مشتاق احمد غنی: جیسے ہمارے محترم رکن نے بات کی ہے، پریویلج موشن میں چونکہ انہوں نے ایک آفیسر سے کوئی انفارمیشن طلب کی ہے اور یہ اس کے Behaviour کے اوپر بات کر رہے ہیں جس سے ان کی Insult ہوئی ہے، توہین ہوئی ہے اور اگر کوئی بھی آنریبل ممبر کسی بھی آفیسر کے پاس جاتا ہے، کسی کام کیلئے اور اس سے کوئی انفارمیشن لیتا ہے یا کوئی اس کا اپنا Public interest کا کوئی کام کروا رہا ہوتا ہے تو اس میں اگر Officer concerned کا Behaviour، یہ ایک مثال نہیں، ایسی اور بھی کئی مثالیں ہیں، شاید لوگ یہاں پہ پریویلج لا نہیں رہے لیکن اگر کوئی آفیسر کسی ممبر کا استحقاق مجروح کرتا ہے تو وہ اس ایوان میں اپنی پریویلج موشن لا سکتا ہے اور یہ آپ کی Discretion ہے اور Normally یہی ہوتا ہے کہ اس کو پریویلج کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: میں ہاؤس کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

Is the desire of the House that the privilege motion No. 4, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

ارباب اکبر حیات خان: جناب سپیکر صاحب! یوه ډیره ضروری خبره کول غواړم که۔

جناب سپیکر: ارباب صاحب! آپ کو پورا موقع دیں گے، جتنا آپ بول سکتے ہیں۔ میں صرف یہ آئٹم، جس نے تھوڑی محنت کی ہے، اس کو میں ۔۔۔۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: Item No. 6, 'Adjournment Motions': Rule 69 is relevant. Mr. Qaimoos Khan, MPA, to please move his adjournment motion No. 16, in the House.

جناب قیموس خان: جناب سپیکر! زما د دې تحریک التواء نه د امریکې بیړۍ جوړه شوې ده جی، د یوې هفتې دا مسلسل د یوې ورځې نه بلې ته پاتې کیږی حالانکه دا د سوات د ډینګی په مسئله کښې ده۔ دلته کښې بار بار پې دیکښې خبرې وشی لیکن مستقل څه حل رااونوځی۔ نن که تاسو دا یو اخبار دے، وائی "ایک ماہ گزرنے کے باوجود ڈینگی بدستور بے قابو، پندرہ ہزار سے مریض تجاوز کر گئے" دا ډیره اهمه ایشو ده جناب سپیکر، په دې سلسله کښې ما دا تحریک التواء په دې مخکښې، دوه درې ورځې مخکښې پیش کړے هم وو۔ دا ټهیک ده چې حکومت د خپله وسه پورې دا هسپتال کښې د دوایانو بل څه، دا زمونږه وزیر صحت صاحب تلے هم وو، دوره ئے کړې ده لیکن زما یو دوه درې داسې خبرې دی جناب سپیکر چې هغوی کوم سپرے په دې سړکونو کښې کوی، د هغې نه نه کوڅو ته، ګلو ته ځی نه کورونو ته تلی دی، پکار ده چې دا یو هنګامی بنیادونو باندې د دې ټول سوات او د دې علاقې مکمل سپرے وشی۔ د هغې سره سره ما پخپله په مینګوره کښې جناب سپیکر، دا اوبو دا ټینکئ چې ده۔۔۔۔۔

اراکین: اول پړهاؤ کړه بیا پرې خبرې وکړه۔

جناب قیموس خان: ښه جی، پړهاؤ کړم جی۔

جناب سپیکر: ہاں جی، پڑھادیں جی۔

جناب قیموس خان: جی۔ اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے، وہ یہ ہے کہ ضلع سوات میں ڈینگی وائرس کا مرض پھیل چکا ہے اور ہسپتالوں میں ہزاروں کی تعداد میں مریض ہسپتال میں داخل ہو چکے ہیں جبکہ ہسپتال میں مریضوں کیلئے دوائی، مچھر دانی اور مناسب سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں، اس لئے حکومت فوری طور پر ایمر جنسی حالات کے تحت دوائیاں اور متعلقہ سہولیات کو بہم پہنچائے، نیز علاقے میں مچھر مار سپرے کا بندوبست کیا جائے۔

جناب سپیکر! دا چې ما پیش کوله، په هغه وخت کښې اویا کسان مریضان وو او نن چې دے د پیځلس زرو خو د هسپتال خبره ده، د هغې نه په کورونو کښې مریضان پراته دی۔ ما چې کومه خبره وکړه، یو خو دا ده چې مستقل دا سې سپرئ کول غواړی چې ټوله علاقه Cover شی۔ د هغې سره سره په مینګوره کښې ما پخپله جناب سپیکر، د دې ټینکو چې کومې اوبه راځی د سرکاری چې کوم پبلک هیلتھ محکمې کوم ټینکئ دی، په هغې کښې بوتلو کښې خلقو بندې کړې دی، ما پخپله ولیدل چې په هغې کښې ماشی او په هغې کښې اګئی، بچی چې کوم دے نو هغه جوړیږی رااوځی، نو د هغه اوبو د ټول سکیمونه چې کوم دے که هغه ځان له د بلدیاتو محکمه غور کوی که هره یوه کوی، نو زما دا سوال دے چې دا د ډیره په سنجیدګئ سره دا خبره واخستلې شی او دا داسې سلسله راروانه ده جی، مردان ته او دې پیښور ته، دې ټولو ته راروانه ده۔ که د دې مخ نیوے ونشو نو زما په خیال که پنجاب کښې وو جی، هغوی د هغې مناسب غور کړے دے خو زمونږ دا خواره صوبه د دې وخت نه که مونږه دا ونکړو نو نوم ئے نشم اخستے خو لکه دا مخکښې واقعات چې وو، هغه بیا خواره شو په دې علاقه کښې، نو د غه شان دا راروانه دا خبره جناب سپیکر، او د دې بندوبست د وکړے شی او دا علاقه کښې د مکمل سپرے وشی او حکومت د په سنجیدګئ باندې دا خبره واخلی جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: علی امین گنڈاپور صاحب، اسرار اللہ گنڈاپور صاحب۔

سید محمد علی شاہ باچا: جناب سپیکر! ما لہ هم لږ اجازت را کړئ۔

جناب سپیکر: محمد علی شاہ باچا۔

جناب محمد علی: دیکښې ښنګه چې قیموس خان خبره وکړله جی، سوات کښې خو حقیقت دے ډیره لویه مسئله ده جی خو دا اوس Neighbouring districts ته هم دا مسئله راروانه ده جی، نو زما منسټر صاحب نه دا دے چې د سپرے بندوبست نه په ملاکنډ کښې زمونږه په بټخیله هاسپټل کښې شته، نه په درګئ کښې شته جی، نو زما یو ریکویسټ دے چې ښنګه سوات د پاره دغه کوئ نو داسې د زمونږه د ډسټرکټ د پاره هم د سپرے بندوبست د وشی جی۔

جناب سپیکر: ستار خان صاحب۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو، سر۔ اس پہ قیموس خان نے اس دن بھی یہ نوٹس لایا تھا، اس پہ بات ہوئی۔ جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ ہمارے ہزارہ میں ایک کانگو وائرس کا وہ آیا ہے، اس میں کچھ لوگ مر بھی گئے ہیں اور یہ پھیلتا جا رہا ہے۔ ڈینگی وائرس کی پنجاب میں یہ بات آئی تھی تو اس وقت بڑے سیاسی Slogan بنے تھے کہ ڈینگی کے ساتھ پنجاب کے شہباز شریف کا مقابلہ ہے حالانکہ ایک انسانی بات ہے، آج یہ پہلے مرحلہ میں ہمارے صوبے میں ملاکنڈ میں، ہزارہ میں اس کے بہت سے مریض آئے ہیں، اگر اس چیز کا ہم بروقت تدارک نہیں کریں گے تو یہ ہمارے پورے صوبے میں پھیل جائے گا، یہ بہت بڑی وبائی شکل اختیار کرے گا، لہذا حکومت کو Seriously اس کو لینا چاہیئے اور کانگو وائرس سے جو ہمارے لوگ مرے ہیں اس پہ بھی مطلب وہاں پہ میڈیکل ٹیمیں اس کے تدارک کیلئے ہونی چاہئیں اور ساتھ ملاکنڈ ڈویژن میں، تو ایک انسانی مسئلہ ہے، اس کو بڑا Thoroughly لینا چاہیئے۔

جناب سپیکر: اسرار گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ گنڈاپور (وزیر قانون): تھینک یو، سر۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: گنڈاپور صاحب! ایک منٹ، میں بھی ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں پہلے تو شکریہ ادا کرتا ہوں جی حکومت کا، کل میرے حلقے میں بھی کانگو وائرس سے ایک آدمی کی Death ہوئی ہے اور پرسوں ایک ہی خاندان کے دو سگے بھائی تھے اور ان کے گھر کے کچھ سات لوگ ابھی اس بیماری میں مبتلا ہیں، دو اسلام آباد PIMS میں ہیں اور پانچ ایبٹ آباد ایوب میڈیکل کمپلیکس میں ایڈمٹ ہیں، تو میں گزارش کروں گا حکومت سے، کل میں نے جب بات کی تو وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی فوراً ایکشن لیا اور تین چار ٹیمیں انہوں نے بھیجیں اور انہوں نے مختلف ٹیسٹ بھی ان کے کئے تو میری یہ گزارش ہوگی کہ فوری طور پر مزید محکمے کو ہدایت کی جائے تاکہ اس کیلئے سپرے بھی کیا جائے اور حفاظتی اقدامات کئے جائیں۔ لوگوں کے اندر ایک خوف وہراس پھیل گیا ہے تاکہ اس کے اوپر کنٹرول ہو سکے۔ مہربانی جی۔

جناب سپیکر: بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، څنګه چې نور هم ذکر وشو قدرتی افت دے، زما یقین دے بدقسمتئ نه د سوات نه شروع شوه او خو ورځې وشوې چې بونیر کښې هم Identification وشو، تقریباً نهه کسان چې دی د بدقسمتئ نه زمونږ خو منسټر هیلته نشته، سیکرټری صاحب موجود دے، ناست دے، سپیکر صاحب، مونږ دا وایو چې یو خو چې څومره Surrounding ضلعې دی، ادراک خو د بیشکه وشی خو زمونږ دا تجویز دے چې الله د نه کړی چې دا ټولې صوبې کښې خور شی نو پکار دا ده چې د دې د پاره ډیر مهم چې دے یو خو بر وقت که د هغې علاج وشی، هغه ډیره زیاته ضروری خبره ده خو Awareness د دې د پاره ډیر زیات ضروری دے ځکه چې دا قدرتی افت دے، تر څومره حده پورې چې کیدے شی، منسټری چې ده هغه Awareness وکړی، په هغې باندې خپل ټیمونه کښینوی او ظاهره خبره ده منسټرئ خپل کار به کړے هم وی، کار پرې هغوی کوی هم خو چونکه قدرتی افت دے نو پکار دا ده چې په کوم ځائے کښې دے، هلته چې فوری علاج وشی خو چې کوم ځائے ته د خوریدو امکان دے، که هلته مخکښې Awareness هم وشی او د هغې تدارک هم وشی نو زما یقین دا دے چې دا به تر ډیره حده پورې کنټرول شی۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس موضوع پہ؟ اچھا جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تهينک يو، جناب سپيکر۔ دې باندې ما يوه خبره کوله چې کوم پرائيويټ ليبارټريز دی نو هغوی د دې نه ډير غلطه فائده اخلی، Specially سوات کښې او هغوی هغه خپل فيسونه ډبل نه بلکه Ten time increase کړی دی نو که د هغې هم تدارک وشی نو کم از کم هغه ټيسټ خو بروقت صحيح او په لږو پيسو باندې کيږی۔

جناب سپیکر: جناب اسرار گنڈاپور صاحب، آپ ابھی اس پہ ڈیٹیل بات کریں۔

وزیر قانون: تھینک یو، سر۔ آنریبل ممبر نے سر جس جانب ہماری توجہ دلائی ہے، یہ یقیناً انتہائی اہم ہے۔ کل بھی وقفہ سوالات میں اس کے Facts and figures پہ بات ہوئی تھی۔ سر، جہاں تک محکمہ کے اس سلسلے میں Response ہے، وہ اس طریقے سے ہے کہ ابھی تک سیدو شریف کا جو ٹیچنگ ہاسپٹل ہے، اس سے تقریباً 15 سو جو مریض تھے، وہ ڈسچارج ہو چکے ہیں، Initially، جو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے، 58 کے قریب وہاں سے ڈسچارج ہوئے ہیں اور اس کے علاوہ 207 جو ہیں پرائیویٹ ہاسپٹلز سے، یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کی تشخیص کے بعد ابتدائی ان کو سہولیات فراہم کی گئی تھیں اور وہ وہاں سے ان کو ڈسچارج کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ مزید جو ابھی Admitted ہیں، وہ 246 ہیں سیدو ٹیچنگ ہاسپٹل میں، بارہ کے قریب تحصیل ہیڈ کوارٹر میں ہیں اور پرائیویٹ ہاسپٹل میں آٹھ ہیں اور اس وقت سوات میں تقریباً کوئی سات اموات اس سے افسوسناک بات ہے کہ واقعہ ہو چکی ہیں۔ یہ جتنی بھی سات اموات ہوئی ہیں سر، یہ پہلے چونکہ پرائیویٹ ہاسپٹلز میں اور پرائیویٹ طریقے سے ان کا علاج ہوا تھا، تو ڈینگی کے متعلق آپ کے بھی یہ نوٹس میں ہے کہ بعض میڈیسنز یہ ہوتی ہیں کہ وہ اس میں نہیں لینا پڑتیں اور اگر آپ وہ میڈیسن لے لیں تو اس سے اس کا جو مرض ہوتا، وہ زیادہ خطرناک حد میں چلا جاتا ہے تو اس وجہ سے چونکہ وہ پرائیویٹ ہاسپٹلز سے آئے تھے اور ان کا Care نہیں ہوا تو نہایت افسوس کے ساتھ کہ ان کی Death ہو گئی ہے۔ تاہم اس سلسلے میں سر، جو گورنمنٹ کی طرف سے Response ہے، وہ ان کی تمام جو میڈیسنز ہیں، وہ بھی فری دی جا رہی ہیں اور جو ٹیسٹس ہیں، وہ بھی فری ہیں اور اس کے علاوہ جو Resources ہیں، وہ گورنمنٹ نے تقریباً چھ کروڑ وزیر اعلیٰ صاحب نے کل دیئے ہیں۔ جن آنریبل ممبرز کے باقی اضلاع تک سپرے کے حوالے سے بات ہوئی یا

جو جہاں پہ اس کالاروا پھلتا پھولتا ہے، جیسے کہ واٹر ٹینکس ہو گئے، پبلک ہیلتھ کی سکمیں ہو گئیں تو یہ بالکل ان کو ہدایات جاری کی جائیں گی اور اس میں جتنا بھی، کیونکہ وہ ہیلتھ کے زیر اثر نہیں آتا لیکن وزیر اعلیٰ صاحب اس میں انشاءاللہ ان کو اپنی ہدایات بھی جاری کریں گے اور متعلقہ وزیر صاحبان بھی بیٹھے ہوئے ہیں، وزیر بلدیات بھی ہیں اور پبلک ہیلتھ کے بھی ہیں، ان شاءاللہ وہ بھی اس چیز کا ازالہ کریں گے۔ جہاں تک کانگو وائرس کی بات ہے تو اس کے متعلق سرکل بھی ہاؤس کو بتایا گیا تھا، وہ دو افراد جو تھے Initially ہری پور سے جب وہ گئے ہیں سر ملٹری ہاسپٹل میں اس کی Diagnosis صحیح نہیں ہوئی اور پھر اس کے بعد PIMS میں ان کی تشخیص یہ ہوئی کہ یہ کانگو وائرس کا شکار تھے اور کانگو وائرس سے سر جو اموات ہیں، وہ As compared to dengue کم ہیں، جہاں تک محکمہ کی معلومات ہیں، 5% کیسز میں بتایا جاتا ہے کہ اس کا Death rate ہے، ڈینگی کا اس سے زیادہ ہے، تو وہ بھی ایک توجہ طلب مسئلہ ہے اور یقیناً ہم سمجھتے ہیں کہ Awareness campaign کے حساب سے جیسا کہ بابک صاحب نے کہا، گورنمنٹ اس سلسلے میں پریس اور میڈیا کے ذریعے بھی اقدامات کرے گی اور سپرے کے حوالے سے جو محمد علی شاہ صاحب نے کہا، ان شاءاللہ اس سلسلے میں بھی حکومت غافل نہیں رہے گی سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں خود بھی اس میں یہ بات نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ بڑا Serious issue ہے اور میرے خیال میں حکومت اس کی خاص کر Awareness کے حوالے سے کوئی پوری مہم چلائے کیونکہ اس میں میڈیسن سے زیادہ، علاج سے زیادہ Awareness کی ضرورت ہے، تو میں جو Concerned Minister ہیں، خاص کر ہیلتھ منسٹر اور بلدیات۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

<u>جناب سپیکر:</u> میں اس موقع پہ منسٹر ایجوکیشن، منسٹر لوکل گورنمنٹ، منسٹر ہیلتھ، منسٹر انفارمیشن سے خاص یہ ریکویسٹ کروں گا کہ خاص کر اس کی جو Awareness campaign ہے، اس میں بھرپور حصہ لیں اور اپنے Concerned department اس میں استعمال کریں، یہ بہت ضروری ہے۔ عنایت صاحب کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب عنایت اللہ خان (وزیر بلدیات): شکریہ سر۔ آپ نے بجا فرمایا کہ اس وباء کو روکنے میں Awareness campaign انتہائی Crucial اور Important ہے۔ میں معزز ایوان کی توجہ لوکل گورنمنٹ کی جو صفائی Campaign ہے، تو 11 ستمبر سے شروع ہو چکی ہے اور 11 اکتوبر تک چلے گی، اس کی طرف ان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ پورے صوبے میں ہم نے ایک Campaign شروع کی ہے اور یہ ایک اچھی Opportunity ہے کہ ہمارے منتخب نمائندگان اپنے اضلاع کے اندر اور اپنے Constituencies کے اندر اس Campaign کو Spearhead کریں اور اس کے Components کے اندر یہ بھی شامل ہے کہ ہم سپرے بھی کریں گے اور صفائی کی پوری Campaign چلا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں جو ہماری میونسپل کمیٹیز ہیں، ڈسٹرکٹ کونسلز ہیں، ان سب کو انسٹرکشنز دی جا چکی ہیں، ہم اس کو ڈینگی کے حوالے سے بھی، مطلب اسی Campaign کو استعمال کریں گے اس میں میری گزارش ہے کہ جو معزز ممبران ہیں، وہ اپنے اپنے Constituencies کے اندر اپنے لئے ایک ایک پروگرام رکھیں اور میں اس فلور آف دی ہاؤس سے بھی اور اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بھی ان کو انسٹرکشنز ایشو کروں گا، جو ہمارے سی سی اوز ہیں، سی ایم اوز ہیں، دوسرے ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہیں کہ وہ ہر منتخب ممبر کے ساتھ تعاون کریں اور ہم اپنی جو Responsibility ہماری حکومت کی اور اس طرح لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی، اس کو ہم پورے طریقے سے ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: ابھی مشتاق غنی صاحب۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، یہ بڑا Important issue ہے جو ابھی ڈسکس ہوا ہے اور آپ نے جیسے فرمایا کہ سکول بھی ہیلتھ اور بلدیات اور سارے لوگ مل کے، چونکہ یہ چیزیں پھیل رہی ہیں اور ٹریول کر رہی ہیں ایک علاقے سے دوسرے میں اور کسی غفلت کی وجہ سے خدانہ کرے کہ یہ پورے KPK میں اور پھر اس سے باہر بھی جا سکتی ہیں تو آپ کو میری تجویز ہے کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو یہ ہدایات دیں کہ وہ اس کیلئے کوئی میٹریل تیار کرے، Flyers تیار کرے اور سکولوں اور کالجوں کے ذریعے اور عام لوگوں کو بھی مفت تقسیم کئے جائیں اور وہ سکولوں اور کالجوں میں بھیجے جائیں تاکہ وہاں پہ وہ ٹیچرز جو ہیں، اپنے سٹوڈنٹس کو وہ Flyers دے سکیں جن پہ انسٹرکشنز ہوں کہ کیسے اس سے بچا جا سکتا ہے، کانگو سے یا باقی

جو دوسرا ہے ڈینگی، اس سے کس طریقے سے بچا جاسکتا ہے یا اس کو پھیلنے سے کیسے روکا جاسکتا ہے؟ تو میری یہ تجویز تھی کہ یہ اس کیلئے Proper material وسیع بنیادوں پر تیار کیا جائے اور اس کی ڈسٹری بیوشن ہو، Otherwise بھی اور سکولوں اور کالجز کے ذریعے بھی۔

جناب سپیکر: چونکہ اس پہ میرا خود بھی Concern زیادہ ہے، نلوٹھا صاحب! آپ کی نمائندگی اگر میں کروں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! وہ تو حویلیاں میں مرے ہیں، یہ حویلیاں پر آتا نہیں ہے، یہ بھول گئے ہیں جی، میں نے کل بھی بات کی ہے حویلیاں کی اور آج بھی کی ہے، بندے حویلیاں میں مرے ہیں اور یہ ہری پور کی بات کر رہے ہیں۔ ہری پور میں کون مرا ہے جی؟ حویلیاں میں دو آدمی مرے ہیں، وہ اس کیلئے بات کریں کہ اس کا ہم کوئی بندوبست کریں گے۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: گنڈاپور صاحب! چونکہ یہ بہت Sensitive issue ہے، میں اس لئے کہتا ہوں کہ اس کو بہت زیادہ Highlight کیا جائے اور اس ایشو کو زیادہ سیریس لیا جائے۔

وزیر قانون: ڈسکشن کیلئے ایڈمٹ کروالیں نا، مطلب گورنمنٹ کو اعتراض نہیں۔

جناب سپیکر: یہ ڈسکشن کیلئے بالکل اس کو Approve کراتے ہیں۔

وزیر قانون: ان سے پوچھ لیں، ڈسکشن کیلئے Approve کرالیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، اس پہ پوری ڈسکشن ہو جائے، پوری ڈیبیٹ اس پہ ہو جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آگے جاتے ہیں۔ آپ اس طرح کریں، کوشش کریں کہ کوئی چیز لکھ کر بھیجیں اور یہ مفت کی جو تقریریں کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب فضل الٰہی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اچھا جی، چلو ایک بات کریں۔

جناب فضل الٰہی: سپیکر صاحب! ما دا خبره کوله جی چې۔۔۔۔۔

جناب محمد علی: سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: چھوڑو، وہ بیچارہ پہلی دفعہ بات کر رہا ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب فضل الٰہی: سپیکر صاحب! زه دا عرض کوم چې په دې باندې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں ہاؤس نے، ایک منٹ، میں بات Complete کر لوں، ہاؤس نے اجازت دیدی ہے اور اس پر پوری ڈیبیٹ کرینگے کیونکہ اہم Sensitive issue ہے اور اس کو ہم بہت Seriously وہ کرینگے۔ تو ابھی چونکہ نماز کا بھی ٹائم، صرف پانچ منٹ، صرف ایک اس میں ہم نمٹاتے ہیں، یہ کال اٹینشن نوٹس ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Madam Nagina Khan, MPA, to please move her call attention notice No. 50, in the House.

محترمہ نگینہ خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتی ہوں، چونکہ ہمارے تھانہ کا جو ہاسپٹل ہے، گریڈ ڈی کا ہے لیکن اس میں وہ Facilities بالکل بھی نہیں ہیں، چونکہ میں اپنی حکومت کے کام سے بالکل مطمئن ہوں لیکن ساتھ جو سلسلہ تھا، سارا جو کام ہے، وہ Track سے اس طرح سے ہٹ گیا ہے کہ سب چیزوں کو سمیٹتے سمیٹتے اور Pick کرتے کرتے ظاہر ہے ٹائم تو لگے گا، میرے خیال سے پچھلی حکومتوں نے اس کو اللہ پہ چھوڑ دیا تھا تو ابھی جو ہماری حکومت اس کو کرے گی تو ظاہر ہے تھوڑا سا ٹائم لگے گا لیکن یہ چونکہ بہت اہم مسئلہ ہے اور وہاں کی پاپولیشن بھی بہت زیادہ ہے، لوگوں کو بہت زیادہ مسائل درپیش ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز وقفہ کرینگے، پھر آگے چلیں گے۔

محترمہ نگینہ خان: چونکہ ہاسپٹل میں نہ تو کوئی Facility ہے، نہ گائناکالوجسٹ ہے، نہ ڈینٹسٹ ہے، آپریشن تھیٹر بھی Functional نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مسٹر شاہ فرمان صاحب! آپ اس کو مطمئن کریں۔

محترمہ نگینہ خان: لیکن پہلے سنیں، میں اپنی بات Complete کروں تو Concerned کوئی جواب دے مجھے کہ اس پہ کب کام شروع ہو گا؟ اور جو انچارج ہے، وہ ہاسپٹل ٹائم میں بھی پیسے لیتا ہے اور اس میں جو ایمبولنس ہے، اس میں Fuel کیلئے بھی پیسے نہیں ہیں تو اس پہ کب کام ہو گا؟ اور کیا اس پہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسرار گنڈاپور صاحب۔

وزیر قانون: سر!۔۔۔۔۔

(شور)

ایک رکن: د مونځ وخت دے جی، د مونځ نو۔

جناب سپیکر: بس اس کے بعد بریک کرتے ہیں، اب میں چاہتا ہوں کہ شام کی نماز تک ان شاءاللہ، بس اب یہ جواب دیدے گا، اس کے بعد وقفہ کر لیں گے اور وقفہ۔۔۔۔۔

(شور)

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب۔

(شور)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! یہ تو بہت ضروری بات ہے تو کم از کم اس پہ جو Concerned، شاه فرمان صاحب دا خو واقعی ډیر Serious complaint دے چې میډم وائی چې یره بهئ هلته څه Concerned کسان دی، پیسې اخلی، په هسپتال کښې چې کوم دوئ Mention کړل، نو د دې خلاف خو د واقعی سیریس ایکشن واخستے شی۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب، شاہ فرمان کا مائیک کھولیں بھئی۔ اسرار گنڈاپور صاحب کرلے گا، چلو آپ کا مائیک۔۔۔۔۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): یہ مطمئن کر جائے گا مجھے تو سمجھ ہی نہیں آئی کہ انہوں نے کس پہ Complaint کی۔۔۔۔۔ (قہقہہ)

وزیر قانون: سر! اس سلسلے میں میری تو محترمہ سے سر یہ گزارش ہے کہ چونکہ وہ خود ڈیڈک کی چیئرپرسن ہیں تو آیا ڈیڈک آفس سے، اگر ان کے پاس اس قسم کی اطلاعات موجود تھیں تو انہوں نے کوئی خط و کتابت محکمے کے ساتھ کی ہے؟ اگر نہیں کی سر، تو پھر وہ ان کے اپنے فرائض ہیں، وہ اپنے فرائض منصبی، یہ تو ڈسٹرکٹ لیول کا ان کا مسئلہ تھا اور چونکہ یہ گورنمنٹ کا بھی حصہ ہیں، تاہم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو جواب آیا ہے، وہ یہ ہے کہ Subject matter اس کال اٹینشن کا یہ ہے کہ "ڈاکٹروں کی عدم دستیابی"، تو ڈاکٹروں کے سلسلے میں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ Commitment ہے کہ دو ہفتے کے اندر ان شاءاللہ جو انہوں نے نئی بھرتی کی ہے، مالاکنڈ کو اپنا شیئر اس میں مل جائے گا اور یہ جو عدم دستیابی ہے، وہ ان شاءاللہ پوری کرینگے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس پہ زور نہ دیں اور مطمئن ہو جائیں۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: اس کے بعد وقفہ کرتے ہیں پندرہ منٹ کیلئے، نماز پڑھ لیں گے ان شاءاللہ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: میری ایک ریکویسٹ ہو گی کہ یہ پریس گیلری ہے، اگر ہمارے کوئی معزز مہمان آتے ہیں تو وہ اپنی اس جگہ پر بیٹھیں اور پریس والے ساتھیوں کی جگہ کو ڈسٹرب نہ کریں۔ مظفر سید۔ ایک منٹ۔

Mr. Muzaffar Said Advocate, MPA, to please move his call attention notice No. 61, in the House.

جناب مظفر سید: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ روزنامہ "آج" 12 جولائی 2013 میں شائع ہونے والی ایک خبر کے مطابق محکمہ تعلیم کی عدم توجہ کی وجہ سے محکمہ تعلیم ضلع دیر پائیں میں 869 آسامیاں عرصہ دراز سے خالی پڑی ہیں جس کی وجہ سے تعلیم کے اہداف پورے نہیں ہو رہے ہیں۔ مذکورہ خالی آسامیوں میں زیادہ تر ہیڈ ماسٹرز، پرنسپلز، ایس ای ٹیز، جنرل ایس ای ٹیز اور ڈی پیز، انفارمیشن ٹیکنالوجی، عربی اور سی ٹی ٹیچرز شامل ہیں جو تعلیم میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں اور اخباری تراشہ بھی میں نے لف کیا ہے، (جو اراکین کو مہیا کیا گیا)۔ صوبائی حکومت کی طرف سے سالانہ بجٹ میں سکولوں

کی مانیٹرنگ کیلئے 500 مانٹیرنگ افسران کی آسامیاں پیدا کرنا اور عرصہ دراز سے سکولوں میں عام خالی آسامیوں پر تعیناتی نہ کرنا تعلیم کے ساتھ ناانصافی کے مترادف ہے، چونکہ ضلع دیر پائیں میں عرصہ دس سال میں اس درج بالا آسامیوں پر لوکل بندے نہ ہونے کی وجہ سے سکولوں اور خاص کر طالبات کے سکولز سی ٹی ٹیچرز چلارہے ہیں اس کیلئے مانیٹرنگ کی کیا ضرورت ہے؟ جبکہ ٹیچرز ہی Available نہیں ہیں، لہذا مذکورہ نوٹس کو قائمہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس مسئلے کو Thrash out کرے۔

جناب سپیکر صاحب! Concerned Minister به جواب هم ورکوی او ستاسو په نوټس کښې راولم چې د موجوده حکومت بنه پالیسی ده ایجوکیشن طرف ته توجه ورکول او مونږ دا Appreciate کوؤ خو بل طرف ته زمونږ سکولونه د پوسټونو نه خالی پراته دی او غریب عوام د هغوی مجبوری ده چې هلته هغه معیار او سټینډرډ سبق نه ملاؤیږی، یا به د پرائیویټ ادارو طرف ته هغوی کوشش کوی جبکه فیسونه ورکول هم یو مشکل خبره ده، دې وجې چې د پبلک سروس کمیشن چې کوم طریقه کار دے، هغه هم ډیر Slow روان دے، هیډ ماسټرز، ایس ایس، دا خو ډیپارټمنټ دا سې ډائریکټ بهرتی کولے هم نه شی او د هغې د پاره هم یو مشکل دے۔ لاندې ټیچرز چې دی نو هغه خو په خپل ځائے باندې ډیپارټمنټ هلته کوی خو هغه هم د ډیر وخت نه په هغې باندې نه معلوم چې ولې؟ د نظام سره ظلم په دې باندې مونږ کوؤ چې په یو پرائمری تعلیمی اداره کښې دوه پوسټونه مونږ Sanction کوؤ او دوه کمرې مونږ Sanction کوؤ جبکه په هغې کښې کلاسونه جناب سپیکر صاحب، شپږ کلاسونه پکښې ناست وی۔ تاسو اووایئ چې دوه کمرې وی او شپږ کلاسونه وی نو دا به چرته ناست وی او دا به څه کوی؟ دوه ټیچرز دی، دا به څه کوی؟ دې وجې نه دا یو توجه طلب خبره ده، دې طرف ته توجه هم پکار ده او د دې څه حل هم پکار دے چې زمونږ د دې غریبې صوبې د عوامو د بچو تربیت هم وشی، د هغې سټینډرډ هم زیات شی، د هغې ایجوکیشن لیول هم را شی او په Competitive exams کښې دا خلق او دغه شان د مستقبل ذمه دارئ د سنبهالولو کوشش هم هغوی جوګه جوړ شی۔ جناب سپیکر صاحب! دا زما ریکویسټ وو۔

جناب سپیکر: جناب شہرام خان جواب دینگے اس کا۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! زه خبره وکړم نو بیا به هغه جواب ورکړی۔

جناب سپیکر: جی جی، اچھا سردار صاحب۔ سردار صاحب بات کرلیں، اس کے بعد آپ جواب دیں۔

جناب سردار حسین: میں ابھی سابقہ، ایکس منسٹر ہوں بھائی۔ شکریه، سپیکر صاحب۔ مظفر سید صاحب ډیر زیات ښه نکته راپورته کړې ده او زه هم په دې سلسله کښې وئیل غواړم چې اوس خو زما یقین دا دے چې موجوده حکومت ته مشکل هیڅ هم نشته۔ چې کوم Sixteen and above د څومره پوستونو ذکر هغوی وکړو نو اول دا وه چې د پبلک سروس کمیشن چې کوم رفتار دے، هغه ډیر زیات Slow دے، یو خو هغه ډیر زیات Overloadedوو، زمونږ حکومت دا ډیر ښه Decision هم اخستے دے، هغه Decision implement هم دے چې اوس مونږ سروس سټرکچر ورکړے دے، زه نه وینم چې اوس موجوده حکومت ته داسې څه مشکل شته، Departmentally هغه خلق چې دے، هغه پروموټ کیدے شي او زما یقین دا دے چې هغه کار د ډیپارټمنټ د یوې میاشتې کار دے او که په یوه میاشت کښې دا حکومت وغواړی نو Sixteen and above چې څومره پوستونه دی، په دې سکولونو کښې دا تر پرنسپل پورې ډکیدے شي، دا Fill کیدے شي، نو زما بالکل دې مظفر سید صاحب سره په دې خبره کښې ملګرتیا ده، پکار دا ده چې فوری طور باندې هغه سروس سټرکچر چې مونږ کوم ورکړے دے چې په هغې عملدرآمد یقینی کړی نو زما یقین دا دے چې د ټولو سکولونو مسئله چې ده، هغه به حل شي۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! دا مسئله تیرې اسمبلئ کښې هم په دې باندې ډیر بحث شوے دے، تر دې حده پورې چې مونږ ته ئے دا وئیلی وو چې دا د پبلک سروس کمیشن کار دے او پبلک سروس کمیشن ته چې یو شے ولیږې درې کالو بعد مطلب دا دے دغه راځی، هغه حکومتونه بیا ختم وی۔ دلته مونږ دا استدعا وکړله چې که پبلک سروس کمیشن کښې دا عمل نه پوره کیږی، نه کیږی ورکښې، مطلب دا دے چې دوئ ته د یو خاص کمیټی جوړه کړلې شي او هغې د پاره د وخت مقرر شي شپږ میاشتې، کال، اته میاشتې

چې دغه وخت کښې به دا شے کیږی۔ جناب سپیکر صاحب، دا د ټولې صوبې مسئله ده بلکه زه به دا اووایم چې کوم سکول کښې لس استاذانو ضرورت وی هغه سکول کښې به څلور استاذان وی، شپږ استاذان به ورکښې نه وی، نو که چرې جناب سپیکر صاحب، سکول کښې بچی وی، د هغوی استاد نه وی، د هغې سکولونو د هغې تعلیم به د فائدې په ځائے باندې هغه تعلیم بګړاؤ طرف ته ځی، د هغې به مطلب دا دے چې څه فائده نه وی۔ نو زما به دا ګزارش وی چې حکومت لکه څنګه وئیلی وو چې مونږ به تعلیمی ایمرجنسی نافذ کوؤ، دا اوس ئے وخت دے، تعلیمی ایمرجنسی، چې د ایمرجنسی په بنیاد باندې پرائمری نه ونیسه تر هائی لیول پورې چې څومره هم پوسټونه خالی دی، یوه میاشت کښې کیږی، مرحله وار کیږی چې څنګه طریقې سره ممکن وی، زر تر زره د مطلب دا دے چې دا پوسټونه ډک کړلی شی۔ نوجوانان بې روزګاره نوجوانان، تعلیم یافته نوجوانانو نه محلې او کورونه ډک دی او بل طرف ته مونږ دغه نه کوؤ نو زما به حکومت ته دا ګزارش وی چې څومره هم ممکنه وی، زر تر زره د دا پوسټونه ډک کړلی شی۔

جناب سپیکر: جناب شہرام خان صاحب۔

جناب شہرام خان (وزیر زراعت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): مهربانی، سپیکر صاحب۔ مظفر سید صاحب سره مونږه Already خبرې کړې هم وې او د دې Related د دوئ چې کوم ایشوز دی او ترڅو پورې د Grade sixteen, seventeen خبره ده جی، یا سکولونو کښې د استاذانو خبره ده، هغه Already ایجوکیشن ډیپارټمنټ په هغې باندې کار شروع کړے دے او د دوئ دا پلان دے چې سکولونو کښې چې څومره ټیچران دی چې هغه خالی اسامیانې چې څومره دی چې هغه ټولې Fill شی، په هغې کښې به څه کورټ کښې کیسز وی چې هغه Sort out شی نو ان شاءاللّٰه ایجوکیشن ډیپارټمنټ به هغې کښې بهرتیانې، یو به ترقیانې هم وشی او په هغې کښې به ریکروټمنټ هم بیا کیږی۔ ترڅو پورې د ایس ډی اوز خبره ده، نوے 500 ریکروټمنټ به کیږی، کوم ایجوکیشن ډیپارټمنټ چې کوی، په هغې کښې به هم ان شاءاللّٰه د دې د پاره دی چې سکولونو کښې د استاذانو حاضری ممکن شی، د ایجوکیشن ډیپارټمنټ دا کوشش دے او د منسټرئ او د حکومت

چې ماشومانو ته ښه تعلیم ورکړے شی او د دې د پاره چې دا کوم 500 کسان بهرتی کیږی، د دې پاره چې کوم پلان دے ، هغه به Well equipped وی، هغه باقاعده ځی هلته به چیکنګ کوی او د هغې چیکنګ د پاره یو Device به ورله ورکړے کیږی چې سیکرټریټ ته او دغه ته د هغې سره به باقاعده Data او پوره انفارمیشن به ورسره وی د دې ټول Purpose دا دے چې په سکولونو کښې د استاذانو حاضری ممکن شی او بهتر شی، سو فیصد شی، یو۔ دویمه خبره دا ده چې کوم اپوائنټمنټس دی، دغه د کورټ کیسز ختم شی، ان شاءالله هغه به هم وشی، ان شاءالله۔ امید دے چې مطمئن به وی بابک صاحب، مفتی صاحب او زمونږه ټول جی۔

جناب سپیکر: جی مظفر سید صاحب! مطمئن ہیں؟ اگر مزید آپ کو کوئی چاہیئے تو Concerned Ministerکے ساتھ آپ ایک میٹنگ کریں۔

جناب مظفر سید: زما مقصد هم دا دے چې دا Expedite کول غواړی، تیزول غواړی او مونږ به هله مطمئن شو چې دوئ دا کار عملی شروع کړی، بهرحال اوس خود منسټر صاحب د جواب نه د دې حده پورې مطمئن شو۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا صوبائی محتسب مجریہ 2013 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8: Honourable Minister for Law, Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2013.

Mr. Israrullah Khan Gandapur (Minister for Law): Sir, I rise to move the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2013, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduce.

ارباب صاحب ته به موقع ورکړو، چونکه د ډیر وخت نه ئے دغه کړے وو۔ ارباب صاحب۔

رسمی کارروائی

ارباب اکبر حیات: ډیره مننه، جناب سپیکر صاحب، د سپیشل ریلیف۔ جناب سپیکر صاحب، چونکه ما یو شل ورځې مخکښې یو دوه تحریک التوګانې هم پیش کړې

وې جې خو چې اوسه پورې د هغې جواب رانغلو۔ يو جې تاسو ته دا خواست دے چې څومره ډيپارټمنټس دی چې دا Bound کړئ چې کله دوئ ته دا تحريک التواء ورشی نو پکار ده چې د دې جواب په ټائم باندې ورکړی، مونږه ئے پيش کړو نو بيا مونږه نه هم هير وی، بيا پته نه لګی چې دوه درې سيشن پکښې تير شی هغه راشی نو يو خو جی زما دا ريکوسټ دے۔ دويم دا جی چې مجبوراً په پوائنټ آف آرډر باندې پاڅيدم، چونکه زمونږ دا ملک چې کله آزاد شو جی نو د دې د پاره مونږه، د دې ملک د آزادی د پاره زمونږ دې مشرانو دا کوشش کړے وو چې زمونږ په دې خپل ملک کښې يو اسلامی نظام وی او زمونږ د خپلو پښتنو روايات وی پکښې او په آزادئ سره پکښې خپل ژوند تيروؤ خو چونکه انګريز خو لاړو خو انګريز هغه خپل هغه نظام، هغه فرسوده نظام دلته کښې پريښودو کوم چې زمونږ په دې بيوروکريسی کښې ډير زيات ښکاری مونږ ته۔ جناب سپيکر صاحب، ډير افسوس سره دا وايم چې زه د يو داسې اسمبلئ ايم پی اے يم چې ما به دا سوچ کولو چې زه به اسمبلئ ته راځم او بيا به زه يو دفتر ته ځم، ډی ايچ او خو پريږده يا به سيکرټری وی يا به ډی سی وی يا به کمشنر وی نو مونږه به ايم پی اے ګان يو، مونږ ته به د عزت په نظر باندې ګورئ نو کم از کم زمونږ نه به دا خلق هم مطمئن وی چې يره مونږ کوم ايم پی اے منتخب کړے دے، واقعی ده د هغه عزت هم شته او د هغه کار هم کيږی۔ جناب سپيکر صاحب، زه د سيکرټری لوکل ګورنمنټ په باره کښې خبره کوم چې زه نن نه درې مياشتې مخکښې هغه ته ورغلم او د يو داسې جائز کار په سلسله کښې ورغلم چې سيکرټری! ستا د ايماندارئ خبرې مونږ اورو نو زه غواړم چې دا کار کوم چې تا د خپلې کرسئ لاندې ايښے دے، دا کار يو اړخ ته کړې يا اخوا کړې يا ئے ديخوا کړې خو چې زما دې خلقو ته تکليف ونه رسی، په جواب کښې هغه ما ته وائی، ايم پی اے صاحب! ځه ته ورځه په مخه د ښه، زه به بيا تا سره خبرې وکړم، ما ورته وئيل چې سيکرټری صاحب! بيا ټيلی فون درته وکړم که زه راشم؟ وئيل په دې به بيا تا سره خبرې وکړم۔ جناب سپکر صاحب، ما سره چې هغه کوم مشران تلی وو، د هغوی د وړاندې هم زما Insult وشو جی، د هغې نه پس بيا زه ورته ورغلم، سيکرټری صاحب په ګاډی کښې داسې انداز کښې کښيناستو او روان شو لکه څنګه چې

چیف منسټر صاحب ته پروټوکول ملاویږي، هډو دا ئے ونه وئیل چې دا ایم پي اے دے او که دا پي اے دے او که دا سیکرټری دے۔ جناب سپیکر صاحب، د هغې نه پس ما خپل فریاد د تحریک انصاف مشرانو ته هم ور پیش کړو، ما وئیل دا د انصاف دعویداران کیدے شی په دې خبره باندې پوهه شی او ده ته دا اووائی چې مونږ دلته نظام بدلولو د پاره راغلی یو او دا نظام به مونږه بدلوؤ، مونږ فوری انصاف ورکوؤ، نو هغه چې یو مشر ته ما اووئیل نو هغه ما ته اووئیل بې غمه شه ارباب صاحب! ستا دا کار به هم کیږي او ډیر فوری به کیږي، ما وئیل ډیره ښه خبره ده۔ چې واپس راغلو نو ما ته وائی ارباب صاحب! لږ صبر وکړئ ان شاءالله کار به د وشی خو هغه داسې ماته مایوسه مایوسه ښکاریدو۔ جناب سپیکر صاحب، که د یو ایم پي اے دا حال وی، د یو داسې منتخب نمائندګانو دا حال وی، کوم چې عوامو منتخب کړی دی د خپلو مسئلو د حل د پاره او نن په دې ایوان کښې ناست ټول ایم پي اے ګان، او خاصکر بالخصوص د ډسټرکټ پشاور چې څومره ایم پي اے ګان دی، هغوی به د دې خبرې ګواه وی چې د دې سرې رویه مونږ سره صحیح نه ده، دے مونږ ته د عزت په نظر باندې نه ګوری، د ده د عزت نګاه د اکبر حیات سره نه، د یو منتخب نمائنده ایم پي اے سره صحیح نه ده نو چې کله د یو منتخب ایم پي اے دا حالت وی نو ستاسو په هغه نظام کوم چې تاسو وایئ چې تحریک انصاف به Change راولی، "*اب نہیں تو کب اور ہم نہیں تو کون*" نو هغه به کله راځی، هغه به مونږ کله وینو او کله به مونږ دا افسران، کله به دا زمونږ سیکرټریان په صحیح لاره باندې او په صحیح سمت باندې روان وی چې مونږه ته پته ولګی چې واقعی زمونږ په صوبه کښې Change راغلے دے ؟ جناب سپیکر صاحب، دا خبره د دې د پاره کوم چې نن ما په دې اسمبلئ کښې وکتل چې هر یو منسټر پاڅیدلے دے او هر یو منسټر پاڅیدلے دے او هغه صحیح جواب نه دے ورکړے نو زه دا وایم چې د دې منسټرانو هم قصور نشته ځکه چې دوئ له بریفنګ صحیح نه ورکوی ځکه چې دې سیکرټریانو ته دا منسټران څه نه ښکاری۔ نن ځکه مفتی جانان صاحب هم پاڅی، نن ځکه اورنګزیب نلوټها صاحب هم پاڅی، نن ځکه محمد علی شاه باچا پاڅی او هغه وائی چې مونږ ته صحیح جوابونه نه ملاویږي، نو دا سیکرټریان کومو چې د ځان نه بې تاجه

بادشاهان جوړ کړی دی، زما دا مطالبه ده د دې فلور نه چې دا دې د صوبې بدر کړی او یا د دا کوم چې زمونږ د بلدیاتو منسټر صاحب اووئیل مونږه د صفائی کوم Campaign راوان کړے دے او زه خو وایم چې کهته قلیانو انچارج د کړی ځکه چې دے د دې قابل نه دے چې هغه دومره غټه کرسۍ باندې دے کښینۍ چې دے د Dealing په طریقه باندې نه پوهیږی، دے د چیف ایگزیکټیو یو آرډر نه منی، دے یو منسټر له عزت نه ورکوی، دے یو ایم پی اے له عزت نه ورکوی نو بیا به زمونږ د خیبر پختونخوا د عام ورکر څه حال وی، د یو عام پښتون به څه حال وی؟ نن زما ورور منور خان حاجی صاحب دا خبره کوی چې ډی ایچ او ماسره غلطه رویه استعمال کړله۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ڈی ای او۔

ارباب اکبر حیات: ډی ای او، جناب سپیکر صاحب، نشته هغه شاه فرمان چې بیا لاسونه وچت کړی او مټې اووهی چې ما معطل کړو، زه وایم چې داسې سړے پکار دے چې په اسمبلۍ کښې پاڅی او اووائی چې ما معطل کړو۔ (تالیاں) چې اووایو چې واقعی دا حق ادا شو، دا کمیټۍ ته مونږ ریفر کړو، دا په دې باندې به مونږ چې کوم دے سوچ کوؤ او مونږ به بیا، دا هسې گپ شپ دے جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، که نن چرې د انصاف تقاضې پوره نه شوې او نن دې سړی ته، نن دې سړی ته سزا ملاؤ نشوه او ده ته دا احساس ورنغلو چې په خیبر پختونخوا اسمبلۍ کښې هر یو غړے عزتمند هم دے او غیرتمند هم، پښتون هم دے او هغه د دې حقدار دے نو بیا ستاسو هغه دعویٰ هم دغه رنگ به پاتې شی ځنگه چې دې درې میاشتو کښې مونږ ته ښکاری۔ جناب سپیکر صاحب! د دې نه علاوه ما بل هم یو تحریک التواء جمع کړې وه، هغه به راځی، په هغې باندې به هم زه نن تاسو ته نشاندهی کوم ځکه چې دا زمونږ فرض دی خو جناب سپیکر صاحب، که چرې داسې Delaying tactics کیږی، که چرې داسې ورځ په ورځ باندې مونږ د شا په طرف باندې روان، یو اړخ ته دهشت گردی ده، یو اړخ ته بد امنی ده، یو اړخ ته بې روزگاری ده او بل اړخ ته دا ظالم سیکرټری کوم چې سړے په عزت باندې د خپل روزگار بندوبست کوی، د ده په یو پین، د قلم په یو دستخط باندې دا دے شپږ میاشتې لگی نو مونږ به چا نه توقع کوؤ،

مونږ به چا نه دا توقع کوؤ چې مونږ ته به انصاف ملاؤ شي جناب سپيکر صاحب؟ جناب سپيکر صاحب! ماته دا پته ده او زه په دې خبره باندې ښه پوهه يم چې په دې اسمبلئ کښې ناست هريو غړے د هغه د لاسه تار تار دے خو افسوس چې په دې مخامخ بنچونو باندې ناست په خلو باندې تاسو د اقتدار تالې لګولې دی، دوئ څه وئيلے نه شي خو دا زما آواز د دوئ د زړه آواز دے او يقيناً که زما د دې آواز دوئ مخالفت نه کوی او دوئ ما سره اتفاق لری نو بيا به يو هم دلته لاس وچت نه کړی چې ارباب صاحب غلط وائی ځکه چې دا د ايم پی اے د استحقاق خبره ده، دا د ايم پی اے د عزت خبره ده، دا د دې قوم د عزت خبره ده نو که نن جناب سپيکر صاحب، بيا ته اخره کښې دا او وائې چې وزير قانون صاحب! په دې باندې څه کول پکار دی؟ او هغه وائی چې يره په دې به زه هغه نه پښتنه کوم، نو دا حق ادا نه شو بلکه دا طمع لرم چې تاسو هم دې ځائے نه دا آرډر وکړئ چې دا ظالم مونږ ته هډو پکار نه دے، دا مونږ بلوچستان ته او بيا ضلع ډيره بګتی ته بوتلو۔ الله د تاسو ټول، ستاسو ډيره مهربانی محترم سپيکر صاحب چې تاسو ماله ټائم راکړو خو ان شاءالله زما دا ورونړه به زما دې پوائنټ آف آرډر سره اتفاق کوی او په دې باندې به ان شاءالله ټول په شريکه باندې که زمونږ شنوائی ونشوه نو ان شاءالله مونږ به واک آؤټ هم کوؤ بيا۔ ډيره مهربانی۔

جناب محمد علی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: محمد علی صاحب! یہ شاہ فرمان اس کا 'پراپر' جواب دے دیگا اور اس کے حوالے سے اگر آپ کوئی اپنا پریویلج موو کرنا چاہتے ہیں تو اس کے حوالے سے بھیج دیں تاکہ اس کی جو Legal requirement ہے، وہ پوری ہو سکے، اپنا پریویلج اس پہ بھیج دیں۔ شاہ فرمان صاحب۔

جناب فریڈرک عظیم: جناب سپیکر صاحب، میں نے کچھ بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: آپ تھوڑا بیٹھ جائیں، آپ کو اس کے بعد موقع دیں گے۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکریہ، جناب سپیکر۔ ایک جنرل اصول ہے، ڈیموکریسی کا اصول ہے کہ Authority اور Responsibility Reciprocal ہوتی ہیں۔ اگر عوام یہ کہیں کہ پی ایم ایل (این) کی گورنمنٹ ناکام ہے تو یہ ذمہ داری پی ایم ایل (این) کے اوپر آتی ہے۔ اگر عوام یہ کہیں کہ

تحریک انصاف کی گورنمنٹ ناکام ہے تو یہ ذمہ داری تحریک انصاف کی گورنمنٹ کی ہے اور یہ اتھارٹی بھی تحریک انصاف کی گورنمنٹ کے پاس ہونی چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سیکرٹریز کے اوپر کوئی ہاتھ نہیں اٹھاتا پبلک میں سے، عوام میں سے کہ یہ سیکرٹریز ناکام ہو گئے ہیں، چونکہ Politicians کے اوپر یہ اعتراض آتا ہے، لہذا یہ اتھارٹی بھی Politicians کی ہے اور یہ ذمہ داری بھی Politicians کی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جیسے 18^{th} amendment کے بعد Article 129 of the Constitution says, that administrative authority of the department lies with the Minister، میں اکبر حیات صاحب سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اختیار بھی آپ کا ہے اور ذمہ داری بھی آپ کی ہے، رولز آف بزنس بھی بن جائیں گے اور ان شاءاللہ آئندہ ایسے آپ کا استحقاق مجروح نہیں ہوگا، یہ آپ کے ساتھ وعدہ ہے ان شاءاللہ۔ (تالیاں) یہ میں ریکویسٹ کرتا ہوں سارے آفیسرز سے کہ وہ Cooperate کریں اور خاصکر ان حالات میں کہ کسی بھی پارٹی کا کوئی بھی ایم پی اے ہو، گھر سے نکلے، اسمبلی پہنچ جائے، واپس گھر پہنچے گا کہ نہیں؟ یہ کسی کو نہیں پتہ، جتنے Threats ہیں، جتنی مشکلات ہیں، جتنی زیادہ ذمہ داریاں ہیں اور عوام یہ ساری ذمہ داریاں ہمارے اوپر ڈالتے ہیں تو اس کا احساس سارے سرکاری افسران کو ہونا چاہیئے کہ وہ Cooperate کریں، یہ Feelings ضرور ہیں کہ ایک ایک سمری کیلئے دس دس دن انتظار کرتے ہیں۔ میں پھر سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر یہ روایت ہے اس ملک کی، اس صوبے کی، یہ روایت ختم ہونی چاہیئے کہ ذمہ داری گورنمنٹ کے اوپر آئے اور اتھارٹی کوئی اور Exercise کرے، یہ تحریک انصاف کی گورنمنٹ کو Acceptable نہیں ہے۔ ہم اکبر حیات کے ساتھ ہیں اور سارے ایم پی ایز کے ساتھ ہیں، (تالیاں) لہذا میں سمجھتا ہوں کہ عزت احترام کے ماحول میں ہم سب کو اکٹھا جانا چاہیئے، میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کے اندر جتنا Strict ہوں، اتنا زیادہ میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کو عزت بھی دیتا ہوں، میں ہر Official کی، چاہے وہ کلرک ہو، چاہے وہ Peon ہو یا میرا سیکرٹری ہو، ماشاءاللہ میرے دونوں سیکرٹریز ڈی ایم جی ہیں، دونوں گریڈ 21 ہیں، باوجود یہ کہ میں بڑا Strict ہوں، کسی کو بھی یہ شکوہ مجھ سے نہیں ہے کہ میں نے آج تک کوئی غلط بات کی ہے، نہ غلط بات ہم کہیں گے نہ Contemptuous word ہم استعمال کریں گے اور نہ کسی اور کو یہ موقع دیں گے کہ وہ کسی بھی عوامی نمائندے کو Contempt کی نگاہ سے دیکھیں۔ (تالیاں) اگر آئندہ ایسے کوئی واقعہ

رونماہوتاہے تواس کو ہم کمیٹی کے سپرد کردیں گے اوراس کے اوپر Extensive debateہو جائے گی۔ شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ایک تو یہ کہ اگر آپ کا ایک پریویلیج بنتا ہے، اگراس میں موشن موؤ کریں تو ہم اس کو اس میں ڈالیں گے۔ میں تھوڑا گنڈاپور صاحب سے بھی Opinion چاہوں گا کہ اس کی طرف وہ۔۔۔۔

وزیر قانون: سر میں سمجھتا ہوں کہ جو آنریبل منسٹر صاحب نے کہا کیونکہ حکومت کے ترجمان بھی ہیں تو میرے خیال میں اکبر حیات صاحب کی اس سے تسلی ہوگئی ہے اور اگر ضرورت محسوس کی گئی تو Subsequentlyاس کو Consider کیا جاسکتا ہے۔ تاہم ان شاءاللہ اس چیز کی ایشورنس رکھیں کہ یہ ہاؤس ہم سب کا ہے اور پہلے ممبران کی عزت ہوگی تو یہ ہاؤس کی عزت ہے، وہ ٹریژری بنچز سے ہوں، اپوزیشن سے ہوں، اس ہاؤس کے ممبرز ہیں۔ تو میں گزارش کرتا ہوں کہ اگر ان کی کوئی دل آزاری ہوئی ہے تو چونکہ سیکرٹری بھی گورنمنٹ کا Functionaryہے، ہم معذرت کرتے ہیں اور ان شاءاللہ دوبارہ ایسا موقع نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر: میاں جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ جی ستاسو توجه یو بل اهم ایشو ته راگرځوم، هغه دا چې د تیرو تقریباً پینځو کالو راهسې په سوات کښې چې کوم شیډول بینکس دی، هغوی په قرضو باندې پابندی لګولې ده، وړو وړو کاروبارونو د پاره او د سوات بلکه زما خو دا خیال دے چې I am not very much sure د مالاکنډ ډویژن چې کوم پراپرټی ده Moveable property چې هغه د Surety په ځائے باندې هغوی ځان ته اخلی نو هغه هم هغوی Accept کوی نه، فنانس منسټر صاحب خو نشته خو زما خیال دا دے چې پارلیمانی سیکرټری به څوک وی یا Some concerned Minister چې دې باندې د بینکونو نه پښتنه وشی چې سوات خلقو په اربونو کهربونو روپۍ په بینک کښې ډیپازټ کوی،They are customers او د هغې باوجود د دې Facility نه هغه د تیرو پینځو کالو نه محروم دی، چې دا ولې؟

<u>Mr. Speaker:</u> The Sitting is adjourned till 03:00 p.m. of Monday afternoon, dated 16-09-2013.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 16 ستمبر 2013 بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)